رام کِنکر بیج (۱۹۸۰-۱۹۰۶ء)

مِل کال (مل شروع ہونے کا اشارہ)

سنتھال خاندان

دانڈی مارچ

بیج بنگال کے ایک مشہور سنگ تراش تھے۔ ان کا فن بنگال کے دلت اور ادی واسی سماج کی طرزِ زندگی سے ترغیب یافتہ دِکھائی دیتا ہے۔ انھیں بچپن سے ہی ارد گرد کے مقامی مصوروں، مجسمہ سازوں کے کاموں کا مشاہدہ کرکے خود چھوٹے چھوٹے فن پارے تخلیق کرنے کا شوق تھا۔ آگے چل کر ان کے تخلیق کردہ مجسّمے، ان کے موضوعات اور طرز کی وجہ سے بہت ہی الگ اور خصوصیت سے بھرپور ثابت ہوئے۔ اس زمانے میں تخلیق کیے جانے والے مجسّمے خاص طور پر دیوی دیوتاؤں کے اور سیاسی لیڈروں کے ہوتے تھے لیکن ۱۹۳۸ء میں انھوں نے سنتھال (ایک ادی واسی جماعت) کسان خاندان کے مجسّمے تخلیق کرکے اس رواج کو ترک کرنے کی ابتدا کی۔ انھوں نے محنت کش لوگوں کی زندگی میں موجود خوب صورتی اپنے مجسّموں سے ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

۱۹۵۶ء میں شانتی نکیتن میں بنایا گیا مِل کال (Mill call) مجسمہ بہت ہی اہم مانا جاتا ہے۔ مِل شروع ہونے کا اشارہ (سائرن) سن کر تیزی اور جلد بازی سے چلنے والی خواتین اور ان کے پیچھے دوڑ کر آنے والے بچے اس مجسّمے میں دِکھائی دیتے ہیں۔ خواتین کے چلنے کی

رفتار اور بچوں کے دوڑنے کو بہت ہی خوب صورت طریقے سے مجسّمے میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس تیز رفتاری میں اُڑنے والی دھول کی موجودگی بھی مجسّمے میں ہمیں محسوس ہوتی ہے۔

ان کا طرز جامبھا پتھر اور سیمنٹ استعمال کر کے مجسّمے کی تخلیق کرنا تھا۔

نارائن شری دھر بیندرے (۱۹۹۲ - ۱۹۱۰ء)

کانٹا

بناؤ سنگھار (پارلر)

قدرتی منظر

نارائن شری دھر بیندرے کی پیدائش اندور میں ہوئی۔ ایک نیچرل مصوّر کے طور پر انھوں نے خوب نام کمایا۔ ان کی تصاویر میں رنگوں کا استعمال سب سے اہم خصوصیت مانی جاتی ہے۔ بیندرے کو پورے بھارت میں اور مختلف ملکوں میں گھومنے کا شوق ہونے کی وجہ سے ان کے فن میں بھارتی اور مغربی طرز کا انوکھا سنگم نظر آتا ہے۔ ان کی تصاویر میں اس سے قبل ہم نے دیکھی ہوئی تاثریت، کیوبزم طرز کا استعمال ہمیں دِکھائی دیتا ہے۔ انھوں نے مختلف ذرائع اور طرز کا استعمال کر کے مصوری میں کئی تجربات کیے۔ کسی ایک طرح کے طرز یا موضوع سے چپک کر رہنا انھیں منظور نہ تھا۔ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات سے لے کر تجریدی موضوعات تک انھوں نے مختلف تصاویر بنائیں۔ ان کی تصاویر میں اکثر ایک پرسکون ماحول کا تاثر نظر آتا ہے۔ ۱۹۹۲ء میں انھیں 'پدم بھوشن' کے اعزاز سے نوازا گیا تھا۔

دینا ناتھ دامودر دلال (۱۹۷۱-۱۹۹۶)

عوام سے لے کر خواص تک کے ہر دلعزیز اور کتابوں کے سرورق، تصویری کہانیاں، کارٹون، تقویم اور دیوالی کے شماروں میں تصویری سلسلوں کے ذریعے ہمارے بصری علم میں اضافہ کرنے والے مصور دینا ناتھ دلال سے ہم سب اچھی طرح واقف ہیں۔ سامنے دی ہوئی دینا ناتھ دیال کی بنائی ہوئی تصویر کو ہم اچھی طرح پہچانتے ہیں۔

بی۔ پربھا (۱۹۳۳ - ۲۰۰۱ء)

بی۔ پربھا نے سر جے جے اسکول آف آرٹ، ممبئی سے فنونِ لطیفہ کی تعلیم مکمل کی۔ بی۔ پربھا نے اپنا کام جب شروع کیا تب بھارت میں خواتین خاطر خواہ تعداد میں مصور نہیں تھیں۔ ان پر امریتا شیر گِل کا خوب اثر تھا۔ پربھا کی اکثر تصاویر میں غمگین دیہاتی عورتوں کی لمبی لمبی شکلیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ عموماً ایک تصویر میں ایک ہی واضح رنگ استعمال کرنے کا ان کا اپنا خاص طرز تھا۔ انھوں نے خاص طور پر آئیل پینٹنگز خوب بنائیں۔ عورتوں کی سماجی حالت، ان کے ذریعے کی جانے والی مشقت، برداشت کی جانے والی تکالیف، ان کی ہمت؛ ان تمام کو ظاہر کرنے والا تاثر ان کے فن میں ہمیں نظر آتا ہے۔ وہ عورتوں کے دبے ہوئے جذبات کی تصویر کشی کرتی رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ انھوں نے کہا تھا ''میں نے آج تک ایک بھی خوش حال عورت نہیں دیکھی۔'' پربھا کی تصاویر پورے بھارت میں اور بھارت کے باہر بھی مختلف نمائشوں میں رکھی گئیں۔

تصوّر کی بلند پرواز

تصویر کشی سے متعلق ذیل میں دیے ہوئے تین اُصول ذہن نشین رکھیے :

۱۔ آپ عملی کام کرتے وقت کام سے لطف اُٹھائیں۔ تصویر خوب صورت بنانا اس کا مقصد نہیں ہے۔ اس کو تصویر بنانے کا عمل (پروسیس آرٹ) کہتے ہیں۔ یہ تصویر آپ اپنی لطف اندوزی کے لیے بنا رہے ہیں اس لیے اگر آپ یہ تصویر کسی کو نہ دِکھائیں تب بھی کوئی ہرج نہیں۔

۲۔ بہت زیادہ غور و خوض کرتے ہوئے نہ بیٹھیں۔ آسانی سے جو ہو سکے ہونے دیں۔ (اس میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی)

۳۔ چاہے جو ہو جائے، کر کے دیکھنے سے نہ رُکیں۔

عمل کیجیے۔

۱۔ چیزوں کی پرت سازی

سب سے نیچے فرش، اس پر رکھی ہوئی چادر، اس پر کتاب، اس پر چائے کا کپ، اس پر پھر ایک کتاب، اس پر کپڑوں کی تہہ، اس پر اخبار، اس پر بالٹی، اس پر تھالی، اس پر بلّی وغیرہ... اس طرح یہ حقیقت پسندانہ پرت سازی کرنی ہے (مثلاً کپڑا ہوگا تو وہ نیچے گر جائے گا، کاغذ سیدھا رہے گا وغیرہ) یا اسے سیدھا سیدھا بنانا ہے آپ طے کیجیے۔ آپ کو کاغذ چسپاں کر کے کولاج بنانا ہو تب بھی کوئی حرج نہیں۔

حقیقت میں جو چیزیں ایک دوسرے پر ٹک نہیں سکتیں تصویر میں یہ ممکن ہوتا ہے۔

۲۔ پیر سے تصویر بنانا

اپنی پنسل یا پین پیر کی اُنگلیوں سے پکڑ کر تصویر بنائیے۔ دونوں پیروں کی ایڑیوں سے پنسل پکڑ کر بھی بنا کر دیکھیے۔ اسی طرح پنسل منہ میں پکڑ کر تصویر بنا کر دیکھیے۔

۳۔ کچرے سے تصویر بنانا

کوئی بھی استعمال میں نہ آنے والی چیزوں سے ایک چہرہ بنائیے۔ جب بھی آپ کو وقت ملے اور آپ مطالعے سے تھوڑا آرام چاہیں تب بھی یہ سرگرمی کی جاسکتی ہے۔

۴۔ دھول سے تصویر بنانا

کاغذ گیلا کیجیے اور اسے دھول پر، مکڑی کے جال پر یا مٹی پر رکھیے۔ تھوڑا سا دباؤ ڈالیے اور دیکھیے کہ کون سی تصویر بنتی ہے۔ کیا آپ کے پاس کی پنسل، پین یا رنگ کے ذریعے اس میں مزید اضافہ کر کے کچھ مختلف تصویر بنائی جاسکتی ہے؟

۵۔ صرف سیاہ رنگ سے تصویر بنانا

سیاہ رنگ کے بارے میں لوگوں کے دل میں کئی دفعہ کچھ مفروضات ہوتے ہیں۔ سیاہ رنگ کئی لوگوں کو ناپسند ہوتا ہے۔ تاہم اس کے مناسب استعمال کی وجہ سے سیاہ رنگ دیگر رنگوں کے مساوی بلکہ تھوڑا زیادہ ہی خوب صورت ہوسکتا ہے۔ آپ کے قوتِ تخیل کو ذرا فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ کیا صرف سیاہ رنگ اور اس کے شیڈ کا استعمال کر کے تصویر بنا سکتے ہیں؟

٦۔ علمِ ہندسہ کے نقش - مستوی عملی علمِ ہندسہ

ریاضی کی درسی کتاب کی مدد سے ہندسی شکلیں کس طرح بنائی جاسکتی ہیں نیز ہمارے اطراف کون سی ہندسی شکلیں نظر آتی ہیں اس سے متعلق بات چیت کیجیے۔

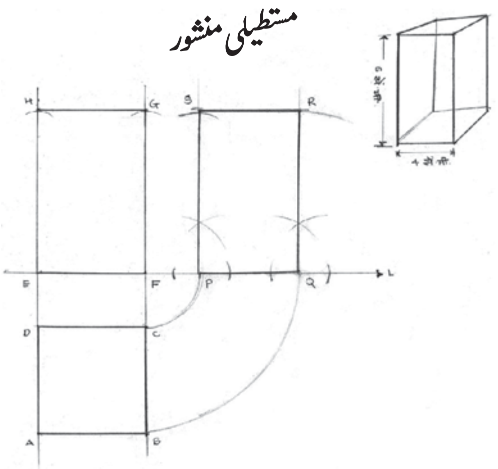

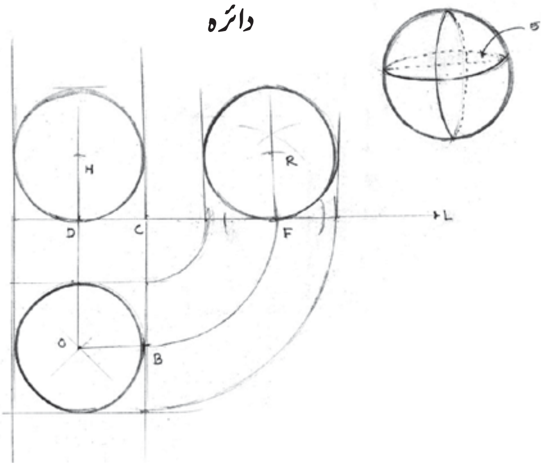

۶۔ کلرنگ تھیراپی (Colouring therapy)

تھیراپی کا مطلب طریقۂ علاج ہے۔فنونِ لطیفہ بھی ایک طرح سے طریقۂ علاج ہو سکتے ہیں۔کلرنگ تھیراپی میں آنکھوں کو جاذب نظر آنے والی کچھ اشکال اور نقاشی بھی شامل ہیں۔ ان کی نوعیت پیچیدہ ہوتی ہے۔اس قسم کے نازک نقش و نگار میں رنگ بھرنا ہوتا ہے۔ اگر ذہن اس میں منہمک ہو جائے تو تناؤ اور درد کو آپ بھول جاتے ہیں۔ درج ذیل تصویر دیکھیے۔ان میں اپنے پسندیدہ رنگ بھریے۔

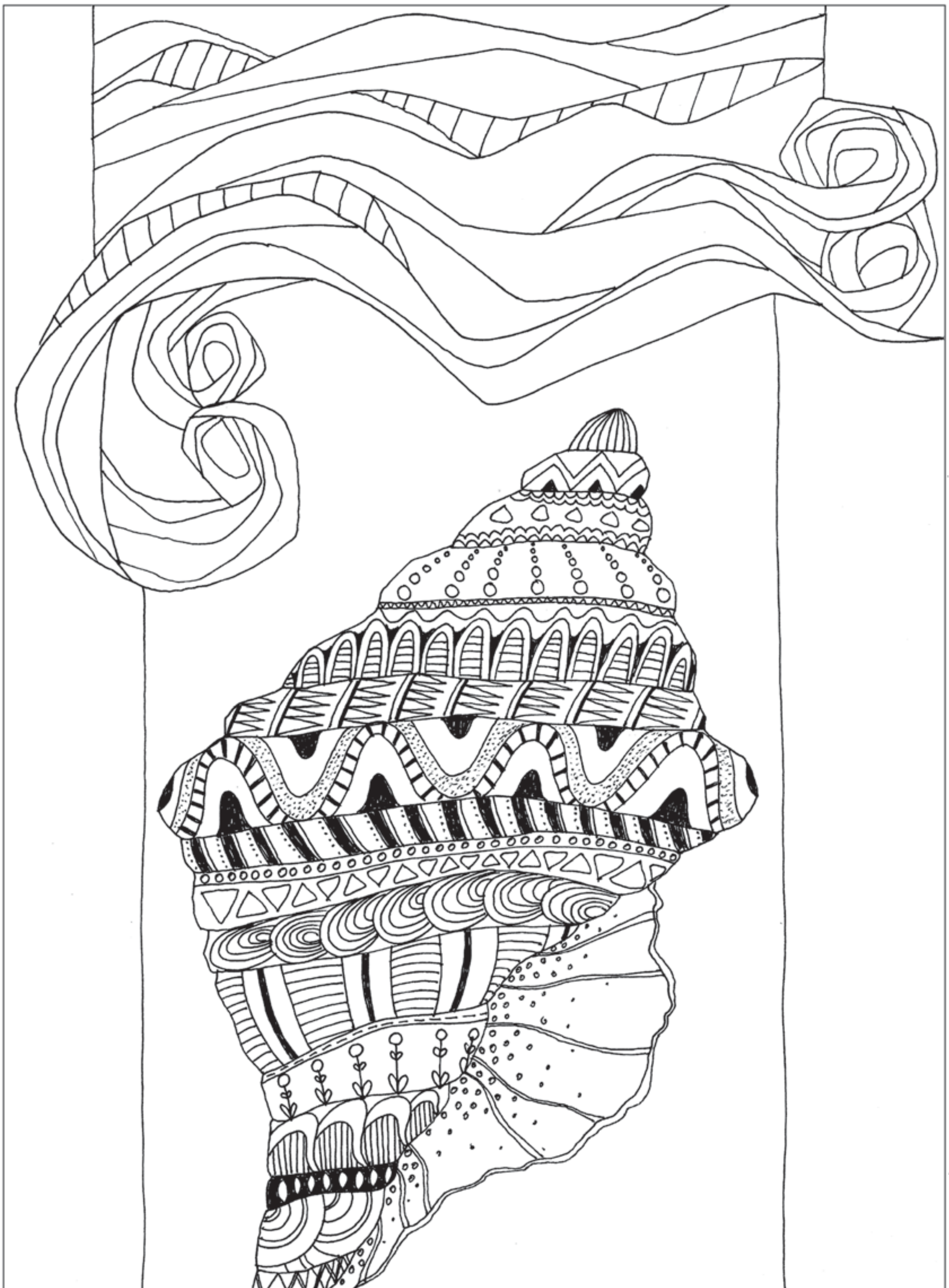

علاقائی سیر

ہمارے اطراف میں موجود تاریخی عمارتوں میں ہمیں اس دور کے لوگوں کے طرزِ حیات، تہذیب اور فنی رجحان دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس سے بھی ہمیں فن کا ادراک ہوتا ہے۔ مہاراشٹر کے اورنگ آباد سے شمال میں تقریباً ۶۰ رمیل کی دوری پر اجنتا پہاڑی سلسلے میں بدھ مذہب کے غار تراشے گئے ہیں۔ کارلا میں بدھ غار اپنے طرزِ تعمیر کے لیے مشہور ہیں۔ اپنے اطراف کی ایسی ہی کسی تاریخی عمارت کی سیر کر کے اپنے مشاہدات درج کیجیے۔

آپ کو کیا پسند ہے؟

فنِ لطیف نہایت نجی طرزِ اظہار ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی ایک شخص کو پسند آنے والی چیز دوسرے شخص کو بھی پسند آئے۔ لہٰذا فنون کی جماعت بندی 'اچھے' اور 'برے' کے طور پر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر ہمیں کوئی فن پارہ پسند نہ آئے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ خوبصورت نہیں ہے۔ یہی کہنا مناسب ہوگا کہ ہمیں وہ پسند نہیں آئی۔ جب ہم کسی فن پارے کا مشاہدہ کریں تو اس پر اچھے یا برے کی مہر لگانے سے پرہیز کریں۔ اگر ہمیں اس پر کوئی رائے دینی ہو، وہ ہمیں پسند آئی یا نہیں اور کیوں، بس اتنا ہی کہا جائے۔

یہ اظہار بھی اہمیت کا حامل ہوتا ہے کہ ہمیں کوئی فن پارہ کیوں پسند آیا یا کیوں پسند نہیں آیا۔ کسی فن پارے میں ہمیں کیا چیز پسند آئی اور کون سی چیز پسند نہیں آئی، اسے مناسب لفظوں میں پیش کر پانے کی وجہ سے فنون سے متعلق ہمارے علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ہم فن پارے میں موجود جمالیاتی مراکز کو دیکھنا سیکھتے ہیں۔

عمل کیجیے۔

اخبارات، رسائل اور کتابوں میں آپ کو جو تصاویر پسند آئیں، انھیں دیکھیے۔ ان میں آپ کو کون سی چیز پسند آئی، ممکنہ طور پر واضح الفاظ میں اسے اپنی بیاض میں لکھنے کی کوشش کیجیے۔ اس طرح کم از کم پانچ تصویروں کا تجزیہ کیجیے۔ آپ درج ذیل نکات پر غور کر سکتے ہیں۔ مزید نکات کا اضافہ کیجیے۔

۱۔ موضوع	۲۔ رنگوں کا امتزاج
۳۔ پیشکش	۴۔ طرز
۵۔ تصور	۶۔ شیڈس کا استعمال وغیرہ

بصری فنونِ لطیفہ میں روزگار کے مواقع

بصری فنونِ لطیفہ میں کریئر کے لیے دسویں اور بارہویں ان دو مرحلوں میں سفر شروع ہو جاتا ہے۔

دسویں کے بعد فاؤنڈیشن یا جی۔ڈی آرٹ ان دو کورسیس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ فاؤنڈیشن کرنے کے بعد آرٹ ٹیچرس ڈپلوما (A.T.D.) کرنا پسند کرتے ہیں جبکہ جی۔ڈی آرٹ چار سالہ کورس ہے۔اس کے بعد اَپلائیڈ آرٹ یا فائن آرٹ میں درج ذیل تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ بارہویں کے بعد فنونِ لطیفہ کی تعلیم میں ڈپلوما کر سکتے ہیں۔

عالم کاری کے اس زمانے میں فنونِ لطیفہ، سنگ تراشی کے ساتھ ساتھ فیشن، آرکی ٹیکچر (انجینئرنگ)، جویلری ڈیزائن، اینی میشن، اِنٹیریئر ڈیکوریشن، فوٹوگرافی وغیرہ شاخوں میں بھی کریئر بنانے کے کئی مواقع دستیاب ہیں۔

اس تعلق سے مزید معلومات اس ویب سائٹ پر دستیاب ہے : www.mahacareermitra.in

بصری فنونِ لطیفہ کے بارے میں کچھ نظریات

انسانی زندگی میں فنونِ لطیفہ کی اہمیت پر جتنا بھی کہا جائے کم ہے۔فنونِ لطیفہ سے متعلق کئی لوگوں کی مختلف رائے اور خیالات ہیں۔

فنونِ لطیفہ کے بارے میں درج ذیل اقوال سے آپ کیا مراد لیتے ہیں؟

- ”فنونِ لطیفہ کا مقصد روزمرہ زندگی سے ہمارے دل پر پڑی ہوئی دھول کو جھٹک دینا ہے۔“
- ”تصویر الفاظ کے بغیر نظم ہے۔“
- ”زندگی ایک کینواس ہے اور آپ مصوّر۔“
- ”فنونِ لطیفہ میں ہم خود کو تلاش کرتے ہیں، پاتے ہیں اور ساتھ ہی خود کو فراموش بھی کر دیتے ہیں۔“
- ”ہر بچے میں ایک فنکار ہوتا ہے۔سوال یہ ہے کہ فنکار بڑی عمر میں کس طرح زندگی گزارے گا۔“

F61JIR

قدر پیمائی (اوزان ٪ ۲۰)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
فن پارے کی تخلیق	سبق میں دیے ہوئے فن پارے کو تدبر سے پورا کیا اور فعال حصہ لیا۔	سبق میں دیے ہوئے فن پارے کو عملی کام سمجھ کر پورا کیا۔	چند ہی عملی کاموں میں حصہ لیا اور وہ بھی ادھورا کیا۔	
تصاویر کے بارے میں لکھنا	منتخب کردہ پانچ تصاویر کے بارے میں دیے ہوئے چھے نکات کی مدد سے تجزیہ کرکے واضح الفاظ میں لکھا۔	منتخب کردہ پانچ تصاویر کا غیر واضح/مبہم تجزیہ کیا۔اس میں دیے ہوئے چھے نکات کو تھوڑے بہت تناسب کے ساتھ شامل کیا۔	تصاویر کا انتخاب اور تجزیہ ادھورا کیا۔	

پانچوں سنجیدہ گفتگو میں منہمک نظر آتے ہیں۔
اسکول آتے وقت کچھ لڑکے ہرپریت کو روزانہ چڑاتے ہیں۔
اور ماریہ کو اس کے گھر کے قریب رہنے والا لڑکا تنگ کرتا ہے۔
لیکن وہ اپنے گھر والوں یا اساتذہ کو کیوں نہیں بتاتے؟
ممکن ہے کہ وہ تذبذب کا شکار ہوں۔
لیکن کچھ تو کرنا ہوگا! یہ ختم ہونا چاہیے!
میں جانتا ہوں کہ کیا کرنا چاہیے... ایک فون کرنا چاہیے۔
کیسے؟
یہاں آؤ، بتاتا ہوں۔

۴

میں اور ذرائعِ ابلاغ - ۲

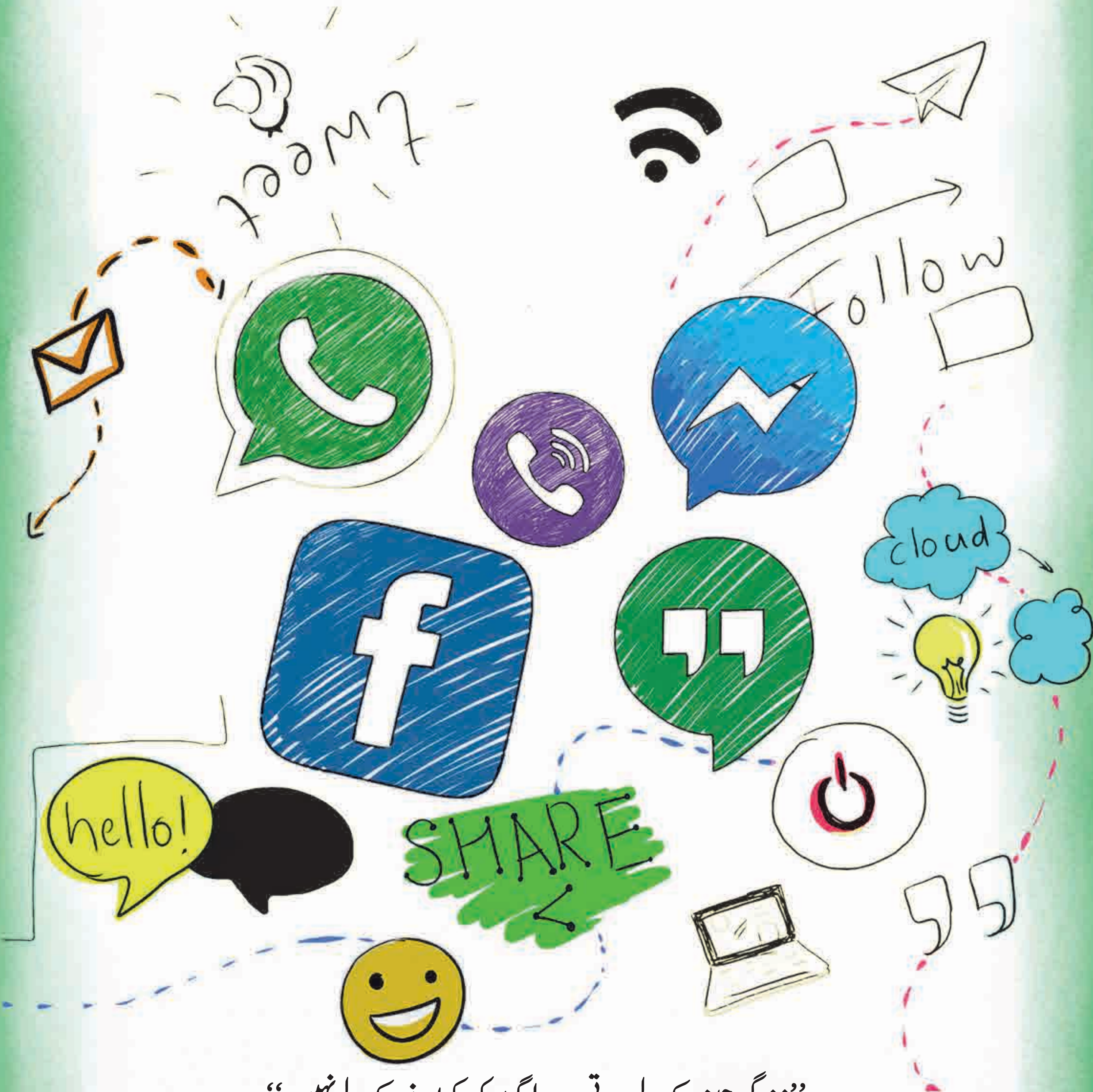

''زندگی جینے کے لیے ہوتی ہے، لوگوں کو دِکھانے کے لیے نہیں۔''

مقاصد:

۱۔ طلبہ کا سوشل میڈیا کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کر پانا۔
۲۔ سوشل میڈیا کے اثرات اپنے الفاظ میں بیان کر پانا۔
۳۔ سوشل میڈیا کے خود اپنی زندگی پر ہونے والے اثرات کی شناخت کرنا۔
۴۔ عورتوں کی ہونے والی اہانت اور اس کا تدارک اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۵۔ خود کے ساتھ یا دوسروں کے ساتھ ہونے والی ہراسانی سے بچاؤ کے لیے مدد حاصل کرنے کے متبادلات سمجھنا۔
۶۔ مخالف جنس کے فرد کے بارے میں خود اپنے برتاؤ کا تجزیہ کرنا اور اس میں تبدیلی لانے کے لیے منصوبہ بنانا۔
۷۔ اِس نتیجے پر پہنچنا کہ صحت مند، نشے سے پاک، تعلیم پر توجہ مرکوز کرنے والے طلبہ کی ترقی کے امکانات نشہ یا منشیات کا شکار ہونے والے شخص کی بہ نسبت بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

ہم نے دیکھا ہے کہ چند اشتہارات، فلموں اور سیریلوں میں دِکھائے جانے والے کچھ واقعات کی وجہ سے اکثر ہمارے دلوں میں عورتوں سے متعلق توہین آمیز اور ان کے ادھورے پن کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اسی کے کچھ مختلف پہلوؤں کے بارے ہم سمجھیں گے۔

تلاش کرکے دیکھیے۔

خوردنی تیل، مسالے، کپڑے دھونے کے صابن کے ایسے اشتہار جن میں مرد کھانا پکاتے ہیں یا کپڑے دھوتے ہیں۔

- ایسی فلم جس میں اداکارہ ہیرو کی جان بچاتی ہے یا ہیرو کو شکست دیتی ہے۔
- بچوں کی پرورش کے ایسے اشتہارات جن میں مرد ذمے داری اُٹھاتے ہیں۔
- ایسی فلم جس میں ہیروئین کی عمر زیادہ اور ہیرو کی عمر کم ہوتی ہے۔
- ایسا اشتہار جس میں عورتیں کار، موٹر سائیکل چلا رہی ہوں۔

- ایسے اشتہار جن میں کچھ تیز رفتار، جرأت مند، دلوں کی دھڑکن روک دینے والے کام عورت کرتی ہو۔

طلبہ کو ایسے اشتہارات تلاش کرنے کے لیے ایک ہفتہ کا وقت دیں۔
ان سے دریافت کریں کہ ہر گروہ کو کتنے اشتہار یا فلمیں دستیاب ہوئیں؟
انھیں تلاش کرنا آسان تھا یا مشکل؟ کیوں؟ اس سے ان کو کیا سمجھ میں آیا؟
کار، موٹر سائیکل چلانا، تیز رفتاری، بہادری کے کرتب دکھانا کیا یہ سب کام عورتیں نہیں کرسکتیں؟
کھانا پکانا، بچوں کو سنبھالنا، کپڑے دھونا کیا یہ صرف عورتوں کے ہی کام ہیں؟

ذیل میں درج باتوں میں کون سا پیغام دیا جاتا ہے؟

۱۔ کوئی ہیرو کسی ہیروئین کا تعاقب کرتا ہے، اس کو ہراساں کرتا ہے لیکن اس کو سزا نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ ہیروئین کس کی؟ اس کے بارے میں ہیرو اور ویلن آپس میں جھگڑا کرتے ہیں۔

طلبہ کو غور و خوض کرنے میں مدد کریں۔
عورتوں کی شبیہ
حقیقی زندگی میں ایسا نہیں ہوتا، یہ احساس طلبہ میں پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔
کیا ایسے مزید جملے، مواقع طلبہ کو معلوم ہیں، ان سے دریافت کریں۔

عورتوں سے چھیڑ چھاڑ (Eve teasing) :

لڑکیوں کو چڑانا، چھیڑ چھاڑ کرنا، عوامی مقامات پر لڑکیوں کو ہراساں کرنا، جان بوجھ کر پریشان کرنا وغیرہ کو 'اِیو ٹیزنگ' کہتے ہیں۔ کچھ لوگ راستے پر، ہجوم میں اس طرح پریشان کرنے والا برتاؤ کرتے ہیں۔ فحش شعر بازی کرنا، مس کرنا، فقرے کسنا (پھبتی کسنا) زبردستی کرنا، نازیبا اشارے بازی کرنا، جذبات کو تحریک یا اُکسانے والی غلط حرکتیں کرنا، یہ تمام اس میں شامل ہیں۔

عمل کیجیے۔

۶ – ۵ لڑکیوں کا اور ۶ – ۵ لڑکوں کے گروہ بنائیے۔ایسے دو الگ الگ گروہ بنائیے۔عوامی مقامات پر چھیڑ چھاڑ کرنے کے واقعے پر مبنی ایک ایک ڈراما ہر گروہ سے کروائیے۔ ڈراما ختم ہونے کے بعد مل جل کر بات چیت کیجیے۔لڑکوں کا کردار لڑکیاں ادا کریں اور لڑکیوں کا کردار لڑکے ادا کریں۔

(لڑکی پیدل آ رہی ہے– چار پانچ لڑکوں کی ٹولی بیٹھی ہوئی ہے)

پہلا لڑکا : (سیٹی بجاتا ہے)

(لڑکی گردن جھکائے آگے بڑھ جاتی ہے)

دوسرا لڑکا : ش شش..ش شش

(وہ اور آگے بڑھ جاتی ہے)

تیسرا لڑکا : (کاغذ کا گچھا بنا کر اس کی طرف پھینکتا ہے)

(وہ گھبرا جاتی ہے اور تیز قدموں سے نکل جاتی ہے)

اس کے چلے جانے کے بعد تمام دوست ہنستے ہوئے ایک دوسرے کو تالی دیتے ہیں۔

ڈراما ختم ہونے کے بعد بچوں سے پوچھیں کہ لڑکیوں کی اداکاری کرتے وقت انھیں کیا تجربہ ہوا؟ کیا اُن کو اس تجربے سے دوبارہ گزرنا پسند ہوگا؟ لڑکیوں کی ہونے والی ہراسانی کے بارے میں انھوں نے کیا سمجھا؟ لڑکیوں سے پوچھیں کہ لڑکوں کا رول ادا کرنے کا تجربہ انھیں کیسا لگا؟ کیا انھیں لڑکے کے طور پر زیادہ طاقتور ہونے کا احساس ہوا؟

ذرا سوچیے۔

اپنی بچی سے بدسلوکی کے خوف سے کئی والدین اسے تعلیم حاصل کرنے کے لیے تنہا باہر نہیں جانے دیتے۔ ملازمت نہیں کرنے دیتے۔ اس ذہنیت اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے عدم تحفظ کے احساس کی وجہ سے ایسی لڑکیوں سے کتنے مواقع چھن جاتے ہیں۔ ہمیں ہر ایک کے لیے محفوظ ماحول پیدا کرنا چاہیے۔ کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ اس کے لیے آپ کیا کریں گے؟

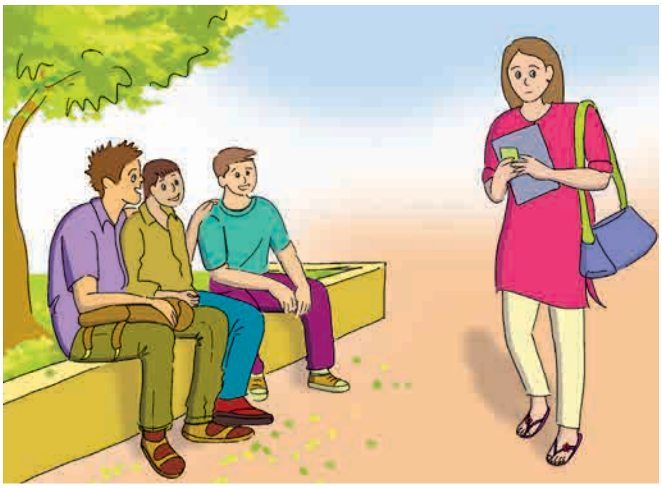

جماعت کا ماحول

۱۔ کیا آپ کی جماعت کا ماحول مساوات پر مبنی ہے؟

۲۔ جماعت میں بے چینی پیدا کرنے والی چھیڑ خانی اور شعر بازی کس کی طرف سے ہوتی ہے؟

۳۔ کیا ایک دوسرے کی تکلیف سمجھ کر، کسی کو تکلیف نہ ہونے کی احتیاط برتی جاتی ہے؟

۴۔ کیا جماعت کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے مساوی مواقع سب کو ملتے ہیں؟

۵۔ کیا اسکول میں کسی کے بارے میں قابلِ اعتراض باتیں لکھی جاتی ہیں یا افواہ پھیلائی جاتی ہے؟

مذکورہ بالا سوالوں پر پانچ سے دس منٹ غور و خوض کیجیے۔

ذمہ دارانہ سماجی برتاؤ

۱۔ بدسلوکی اور نامناسب برتاؤ کرنے والوں سے ایک دوسرے کا تحفظ

بدسلوکی اور نامناسب برتاؤ سے ہوشیار رہیے۔ کوئی آپ سے بدسلوکی کرنے کی کوشش کرتا ہو تو اس کو پرزور طریقے سے منع کیجیے۔ آپ کا جس پر بھروسا ہے انھیں اس کی اطلاع دیجیے۔ آپ کی جان پہچان کے لڑکے-لڑکیوں سے کوئی اس طرح کی بدسلوکی کرتا ہوا دِکھائی دے تو اسے روکیے۔ اپنے بھروسے مند بزرگوں کو اس کی اطلاع دیجیے۔ زیادتی کرنے والوں یا نامناسب سلوک کرنے والوں کو کبھی برداشت مت کیجیے۔

۲۔ آپ کے آس پاس رہنے والے افراد کا احترام

آپ کو کئی افراد پسند کرتے ہوں گے لیکن وہ سب آپ کو پسند ہوں یہ ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح آپ بھی کئی افراد کو پسند کرتے ہوں گے لیکن وہ سب آپ کو پسند کریں یہ ضروری نہیں ہے۔ یہ بات سمجھ میں آتے ہی ہم ایک دوسرے کی رائے کا احترام کرسکیں گے۔ جس طرح آپ کی کچھ پسند- ناپسند ہوتی ہیں اسی طرح ہر شخص کو کچھ باتیں زیادہ پسند ہوتی ہیں اور کچھ پسند نہیں ہوتیں۔

آپ دوسروں کی پسند کا احترام کرنا سیکھیں۔ اپنی حد کو پہچان کر برتاؤ کیجیے۔ ہجوم کا فائدہ اُٹھا کر دھکم پیل کرنا، ناشائستہ طور پر مس کرنا، سیٹی بجانا، فحش زبان میں خط لکھنا، نازیبا اشارے بازی کرنا، دیوار پر کسی کے بارے میں توہین آمیز جملے لکھنا، اس قسم کے برتاؤ قابلِ مذمت ہیں۔ ان سے بچیں۔ دوسروں کو بھی ایسا برتاؤ نہ کرنے دیں۔

ذہن نشین کیجیے۔

ہر جاندار کو زندہ رہنے کے لیے کسی نہ کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً درختوں کو موافق مٹی، پانی اور بعض اوقات کھاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جانوروں اور انسانوں کی بھی اسی طرح کی ضرورتیں ہوتی ہیں۔ لیکن جانور اور انسان میں فرق یہ ہوتا ہے کہ انسان زندگی گزارنے کے لیے ضروری اُمور میں بھی اُصولوں کی پابندی کرتا ہے جیسے کہ پیاس لگنے پر صاف پانی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، بھوک لگنے پر خراب غذا نہیں کھاتا، ضرورت پڑنے پر خود پر قابو رکھتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے۔ اسی طرح زندہ رہنے کے لیے اپنی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے بھی کچھ اصولوں کی پابندی ذمے دار انسان ہونے کی علامت ہے۔

دلچسپی اور اس سے پیدا ہونے والی حاصل کرنے کی ضد

دوسروں کے حقوق/تکلیف کا خیال کیے بغیر اپنی مطلوبہ چیز یا فرد پر قبضہ جمانا۔

اس چیز/فرد کو حاصل کرنے کے لیے کوئی بھی راستہ اختیار کرنا۔

ایسا سمجھنا کہ وہ چیز/فرد مجھے ہی ملے، اس پر میرا ہی حق ہے۔

وہ چیز/فرد زیادہ پسند آنا۔

اس چیز/فرد کے تئیں دلچسپی محسوس ہونا۔

کوئی چیز/فرد پسند آنا۔
مثلاً نشیلی اشیا، لڑکا/لڑکی

ذمے دار فرد ہونے کے ناتے ہونے والی پستی

درج بالا خاکے کی مدد سے بات چیت کیجیے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

ہماری مطلوبہ چیز یا فرد کو حاصل کرنے کا میلان اور اس سے پیدا ہونے والی حاصل کرنے کی ضد کے سبب ہم درج بالا زینہ بہ زینہ چڑھتے جاتے ہیں۔ تاہم ایسا کرتے ہوئے ہم ایک ذمے دار فرد کی حیثیت سے زینہ بہ زینہ پستی کی طرف اُترتے جاتے ہیں۔

۳۔ مصدقہ معلومات حاصل کیجیے

جسمانیات اور جسمانی سائنس جیسے موضوع کی مدد سے ہم اپنے جسم کے نظام کیسے چلتے ہیں؟ معیاری تغذیہ سے کیا مراد ہے؟ حیاتین کسے کہتے ہیں؟ اس بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس معلومات کے مناسب استعمال کے بغیر ہم تندرست/صحت مند نہیں رہ سکتے۔ مثلاً حیاتین کے بارے میں ہم جانتے ہیں لیکن اس پر مشتمل غذا استعمال نہ کرنے سے اس کا فائدہ ہمارے جسم کو نہیں ہوگا۔ اسی طرح غلط یا ادھوری معلومات حاصل ہو تو ہمیں خوف، بے چینی محسوس ہوسکتی ہے۔ مثلاً جذام کے مریض کے پاس بیٹھنے سے ہمیں بھی جذام ہوسکتا ہے یا کبھی کبھی غلط معلومات سے بے انتہا تجسّس پیدا ہوسکتا ہے اور اسے ختم کرنے کے لیے نتیجے پر غور نہ کرتے ہوئے عمل کرنے کا امکان ہوتا ہے۔ مثلاً فلاں اگر 'الف' دوا کھائے تو دو دن میں اس کا پانچ کلو وزن گھٹ جائے گا۔

آپ کے ساتھ یا آپ کے جان پہچان کے کسی فرد کے ساتھ استحصال، گھریلو ظلم و زیادتی، زبردستی جیسے کچھ سنگین واقعات ہو رہے ہوں تو خاموش نہ بیٹھیں۔ فوراً 1098 نمبر پر فون کریں۔ یہ فون نمبر بچوں اور نوجوانوں کے لیے امدادی مرکز کا ہے۔
مصیبت زدہ خواتین کے لیے امدادی مرکز کا فون نمبر ہے :
1010 / 1091

۴۔ قانون کا سہارا

طلبہ کی مدد کے لیے انھیں ذمے دار افراد کے فون نمبر دیں۔

کسی الیکٹرانک اور کمپیوٹر کے ذریعے مثلاً موبائل، کمپیوٹر، پین ڈرائیو، کیمرہ وغیرہ کے ذریعے انجام دیے جانے والے جرم کو 'سائبر کرائم' کہتے ہیں۔ کسی فرد یا ادارے کے تعلق سے فحش یا قابلِ اعتراض مواد کی تشہیر کرنا، ذاتی حساس معلومات کی چوری کرنا اور بے جا استعمال کرنا، نامناسب رویہ یا مواد کی تشہیر کرنا یہ تمام امور سائبر قانون کے تحت جرم ہیں اور اس کی پاداش میں آپ کو جیل اور جرمانہ دونوں ہو سکتے ہیں۔

مناسب / غیر مناسب

آپ کی رائے میں کیا درج ذیل بالغ طلبہ کا برتاؤ مناسب ہے؟

۱۔ آپ کے دوست کو ایک لڑکی پسند ہے۔ وہ جب اسکول جاتی ہے تب وہ لڑکا اس کا پیچھا کرتا ہے۔ اس نے اس لڑکے کو انکار کر دیا تو اب وہ اس کو بدنام کرنے کی دھمکی دیتا ہے۔

۲۔ آپ کے کچھ دوستوں کو ہجوم میں لڑکیوں کے ساتھ دھکم پیل کرنا، بُری نیت سے مس کرنا پسند ہے۔

۳۔ جماعت میں کسی لڑکے یا لڑکی کے بارے میں بدنام کرنے والی یا انھیں بے عزّت کرنے والی باتیں تختۂ سیاہ پر لکھنا۔

۴۔ دیگر لڑکوں / لڑکیوں کے فوٹو ان کی اجازت کے بغیر (چپکے سے) نکالنا۔

۵۔ اسکول کی چھٹی ہونے کے بعد آپ کے دوست لڑکے- لڑکیوں کے بارے میں فقرہ بازی کرتے ہیں۔

دیے ہوئے بیانات پر گفتگو کریں اور کیا مناسب، کیا غیر مناسب اور کیوں، اس کی طلبہ کو وضاحت کرنے کہیں۔

ایسے موقع پر آپ کیا کریں گے؟ غور کیجیے۔

- آپ کے دوست یا سہیلی کو اسکول سے گھر جاتے ہوئے کچھ لڑکے چڑاتے ہیں، ہراساں کرتے ہیں۔
- آپ کے دوست / سہیلی نے نہایت اعتماد سے آپ کو بتایا کہ 'وہ' مخصوص آدمی آس پاس ہوتا ہے تو اسے بہت بے چینی ہوتی ہے، خوف آتا ہے۔
- آپ کے دوست کو گٹکا کھانے کی لت لگ گئی ہے۔ وہ گٹکے کا شکار ہو رہا ہے۔
- آپ کا دوست لڑکیوں / عورتوں سے بہت بدتمیزی سے پیش آتا ہے۔ آپ اس کے خیالات اور برتاؤ بدلنا چاہتے ہیں؟

چار یا پانچ بچوں کا گروہ بنائیے۔ بازو دی ہوئی ایک ایک مثال ایک ایک گروہ کو دیں۔ یہ مسئلہ آپ کے دوست کے بارے میں ہو تب آپ اسے کس طرح سمجھائیں گے؟ اس پر دس منٹ گفتگو کیجیے۔ اسے جماعت کے سامنے پیش کش کیجیے اور اپنی بیاض میں لکھیے۔

سماجی ذرائعِ ابلاغ (سوشل میڈیا)

جن ذرائع کے استعمال سے سماج کے مختلف گروہوں کے لوگ خاص طور پر ایک دوسرے سے میل ملاپ رکھنے، بات چیت کرنے، ایک دوسرے کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات ، حادثات بتانے کے لیے استعمال کرتے ہیں اسے سوشل میڈیا کہتے ہیں۔ WhatsApp ، Facebook ، Twitter وغیرہ موجودہ زمانے میں استعمال کیے جانے والے سوشل میڈیا کے اہم ذرائع ہیں۔

اطلاعات وابلاغ کے ذرائع اور سماجی ابلاغ کے ذرائع میں فرق

ذرائعِ ابلاغ اور WhatsApp ، Facebook جیسے سماجی ذرائعِ ابلاغ میں آپ کو کیا فرق محسوس ہوتا ہے؟ ذیل میں آپ کے غور وفکر کے لیے کچھ نکات دیے ہوئے ہیں:

۱۔ مہنگے/سستے

۲۔ کئی لوگوں تک رسائی/ نارسائی

۳۔ اُصول،نظم وضبط اور جواب دہی

۴۔ استعمال میں آسان/مشکل

۵۔ مؤثر/غیر مؤثر

سوشل میڈیا سے ملنے والی معلومات

ذیل میں دیا ہوا پیغام WhatsApp پر بہت گردش کر رہا تھا۔

”UNESCO نے بھارت کے راشٹر گیت کو سب سے بہترین قرار دیا۔“

ممکن ہو تو طلبہ سے اس پیغام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے کہیں۔ ان کے صحیح یا غلط ہونے کی جانچ کرنے کے لیے کہیں۔

۱۔ کیا آپ کے والدین، دوست/سہیلی WhatsApp کی معلومات کی تصدیق کرتے ہیں؟

۲۔ فرض کیجیے کچھ جھوٹی معلومات کی تشہیر کی گئی تو اس کے کیا اثرات ہوتے ہیں؟ بات چیت کیجیے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

غلط معلومات پھیلانے کے اثرات

سوشل میڈیا پر کسی کا کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی کچھ بھی معلومات ڈال دے تو اس کے بارے میں کچھ جواب دہی نہیں ہوتی ہے۔ کئی سماج دشمن عناصر اس کا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ مختلف گروہوں کے بارے میں لوگوں میں غلط فہمی پیدا کرنا، اپنی رائے کو حقیقت بول کر پھیلانا جیسے کئی امور یہ لوگ انجام دیتے ہیں۔ ایک ذمے دار شخص کے طور پر ایسا نہ کرنا اور ایسی معلومات آپ تک پہنچے تو اس کی مناسب تحقیق کرکے اس کی صداقت پر یقین آنے کے بعد ہی اس پر بھروسا کرکے اسے آگے بھیجنا یا نہ بھیجنا، اس پر ہمیں پابندی سے عمل کرنا چاہیے۔

کوئی بھی معلومات ملے تو اس کی تصدیق کرنے کا طریقہ -

۱۔ پہلے اس بات کا اطمینان کرنا کہ کیا انٹرنیٹ پر وہ معلومات کہیں دِکھائی دیتی ہے۔

۲۔ وہ معلومات نظر آئے تو تصدیق کرنا کہ وہ کس مصدقہ اخبار یا حکومت کی ویب سائٹ پر ہے۔

۳۔ کیا معلومات دینے والا شخص مصدقہ ہے؟ اس کے پاس اس سے متعلق کچھ اعداد و شمار ہیں یا صرف اپنی ذاتی رائے کا اظہار کررہا ہے؟ اس کی تصدیق کرنے کے بعد ہی اس پر یقین کریں۔

ہم پر ہونے والے اثرات

آپ کو Facebook، Twitter یا WhatsApp کے بارے میں کیا معلوم ہے؟

روزانہ کتنا وقت آپ ان سب کے استعمال میں گزارتے ہیں؟

کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کو سوشل میڈیا کے یہ تمام ذرائع استعمال کرنے کے لیے مزید وقت مل جائے؟ کیوں؟

طلبہ کے گروہ بنا کر انھیں گفتگو کرنے کے لیے ۱۰ منٹ دیں۔ ہر گروہ اپنی دلیل پیش کرے۔ طلبہ اپنی بیاض میں دلائل لکھ لیں۔

یہ احساس ہونا کہ آپ کی بات سنی جاتی ہے

سوشل میڈیا میں آپ کے کسی بھی اظہارِ رائے کو ردِّعمل ملتا ہے۔ اس کی وجہ سے آپ اس بھرم میں رہتے ہیں کہ آپ کے ذریعے ظاہر کیے گئے ہر خیال کو لوگ توجہ سے سنتے اور سمجھتے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں ایسی بات نہیں ہے کہ ہمارے ہر اظہارِ رائے یا ہمارے ہر عمل، ہر نظریے پر توجہ دی جاتی ہو۔

حقیقی زندگی اور آن لائن زندگی

سوشل میڈیا پر ہر شخص اپنی زندگی میں پیش آنے والی اچھی باتیں ہی لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ تاہم حقیقی زندگی میں سکھ دکھ دونوں ہوتے ہیں۔ دوسروں کے ارسال کردہ معلومات کو دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ دوسرے سب لوگ خوش ہیں اور میری زندگی میں ایسا کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ اس سوچ کی وجہ سے ممکن ہے کہ کئی لوگ نا اُمیدی کا شکار ہو جائیں۔

تکمیلِ ذات کا فریب

سوشل میڈیا کے ذریعے یہ فہم پیدا ہوتی ہے کہ ہماری شخصیت، ہماری زندگی، ہمارے رشتے ناتے یہ تمام ہمیشہ سب سے بہتر، بے عیب، مکمل و جامع، مثالی ہونے ہی چاہئیں ورنہ معاشرے میں وہ غیر مؤثر ہیں۔ اس کی وجہ سے چھوٹی باتیں بڑی کر کے دِکھانے، غیر موجود باتوں کو مجازی طور پر تخلیق کرنا جبکہ انفرادی زندگی ویسی نہ ہونے کے سبب احساسِ کمتری پیدا ہونا جیسے کئی واقعات نظر آتے ہیں۔ دراصل ہماری شخصیت، ہماری زندگی، ہمارے رشتے ناتے نامکمل ہوتے ہیں۔ انھیں بہترین بنانے کے لیے کوشش کرنا پڑتی ہے۔

حالات کا ادراک ہونا

کسی حالت سے متعلق واقفیت پیدا ہونے کے لیے کئی اجزا کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً لفظ، جسمانی حرکات، حرکات وسکنات، بولنے کا طریقہ وغیرہ۔ ایک تحقیق کے مطابق صرف ۷ فیصد مکالمے الفاظ میں ادا ہوتے ہیں۔ باقی ۹۳ فیصد مکالمے جسمانی حرکات، حرکات وسکنات اور ہمارے لہجے سے ادا ہوتے ہیں۔ حالات کا ادراک ہوئے بغیر ہمیں معاشرے میں گزران کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے لیے درکار ذہنی روابط براہِ راست تجربے سے ہی جڑتے ہیں۔ اس کا مطلب سوشل میڈیا جیسی مجازی دنیا میں ہمارا جتنا وقت خرچ ہوگا اتنا اصل تجربے کا موقع کم ہوتا جائے گا اور زندگی گزارنے کے لیے زندگی کی مہارتیں فروغ نہیں پائیں گی۔

تحریر کو معنویت کا جامہ پہنانا

تھوڑی سی تفریح

چارٹ کاغذ سے ٦ - ۵ چٹھیاں بنائیے۔ ہر ایک کے سامنے کے حصے پر 'لائک' کا نشان بنائیے اور پشت پر کسی ایک بات کے متعلق ردّعمل (کمینٹ) دینے والا کوئی جملہ لکھیے۔ آپ اپنے طور پر بھی جملے لکھ سکتے ہیں۔

۱۔ اچھا ہے۔

۲۔ ٹھیک ٹھاک ہے لیکن کچھ خاص نہیں ہے۔

۳۔ ٹھیک ہے۔ کچھ غلط نہیں ہے۔

۴۔ ٹھیک ہے۔ مجھے پسند ہے۔

۵۔ ٹھیک ہے۔ مجھے زیادہ کی توقع تھی لیکن اب کیا کریں؟

۶۔ بہترین ہے۔

ایک طالبِ علم کو سامنے بٹھائیں۔ اس کو صرف 'لائک' کا حصہ دِکھائی دے لیکن دوسروں کو دوسری جانب نظر آئے، اس طرح چٹھیوں کی ترتیب لگائیں۔ اب اس طالبِ علم سے کوئی بھی ایک عمل مثلاً گیت گانا، لطیفہ کہنا وغیرہ کروائیں۔ دیگر طلبہ میں سے کوئی بھی اس میں سے ایک چٹھی اُٹھا کر 'لائک' کا حصہ اس طالبِ علم کو دِکھائے۔ وہ طالبِ علم اس 'لائک' کا کیا مطلب ہے، اس پر غور کر کے دوسروں کو بتائے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

ایک 'لائک' کے نشان کے اتنے مختلف معانی نکلتے ہیں، پھر اگر سوشل میڈیا ہی ہمارے اظہار اور دوسروں کے متعلق رائے دینے کا اہم وسیلہ بن جائے اور اس کی وجہ سے لوگوں سے اپنا انفرادی مکالمہ کم ہو جائے تو ہمیں لوگوں سے متعلق اور لوگوں کو ہم سے متعلق کئی غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسے ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہیے۔

تنہائی

موازنہ کیجیے :

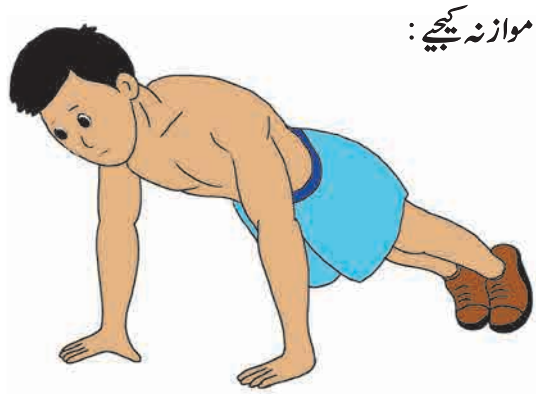

۱۔ 'الف' پابندی سے ورزش کرتا ہے اور کھیلنے کے لیے جاتا ہے۔	۱۔ 'ب' رات میں دیر تک موبائل پر گیم کھیلتا ہے۔ اس کی وجہ سے جلدی نہیں اُٹھتا۔ ورزش نہیں کرتا۔ سائیکل پر جاتے وقت یا بس سے جاتے وقت بھی گانا سنتا ہے، موبائل سے کھیلتا ہوا جاتا ہے۔

۲۔ اسکول میں اپنے دوستوں سے بات چیت کرتا ہے، وقفے میں سب اکٹھا بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں، گپ شپ کرتے ہیں۔	۲۔ درمیانی وقفے میں 'ب' اور اس کے سب دوست کھانے کے دوران اپنے اپنے موبائل میں مگن رہتے ہیں۔
۳۔ شام کے وقت گھر والوں سے، پڑوسیوں سے گپ شپ کرتا ہے۔	۳۔ رات کو سب لوگوں کے ساتھ نہیں کھاتا ہے۔ اپنے طور پر اکیلا ٹی وی دیکھتا ہے یا انٹرنیٹ دیکھتے ہوئے کھانا کھاتا ہے۔
۴۔ 'الف' سوشل میڈیا کا محدود پیمانے پر استعمال کرتا ہے لیکن اسے اس کے اطراف کے کئی لوگ پہچانتے ہیں۔	۴۔ 'ب' کے فیس بک پر ۱۵۰۰ فرینڈس ہیں۔

آپ کی رائے میں کون زیادہ تنہا ہے؟

اسے سمجھ لیجیے۔

ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا کی وجہ سے ہم زیادہ لوگوں سے جڑ گئے ہیں۔ ہمارے زیادہ دوست ہیں تاہم یہ میل ملاپ بہت ہی سطحی ہوتا ہے۔ اس میں بامعنی دوستی کا امکان بہت ہی کم ہوتا ہے۔ جتنا وقت ہم آن لائن گزارتے ہیں اتنا وقت آمنے سامنے بات چیت کرنے میں کم گزارتے ہیں اور جس کی وجہ سے ہمارے دل میں دل کی بات سانجھا کرنے جیسی پکی دوستی پیدا نہیں ہوتی۔

کون زیادہ ترقی کرے گا؟

پانچ گڑیاں بنائیے/ لائیے۔ ہر ایک کو ذیل میں سے کوئی ایک فرد تصوّر کیجیے۔

۱۔ نشے باز نوجوان۔

۲۔ استحصال کا شکار ہونے کی وجہ سے نااُمید ہو کر اسکول چھوڑ دینے والا فرد۔

۳۔ اشتہار اور ذرائع ابلاغ کے اثرات کی وجہ سے تعلیم میں دلچسپی نہ رکھنے والا فرد۔

۴۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے غلط معلومات کے زیرِ اثر فرقہ وارانہ فساد میں شامل ہونے والا فرد۔

۵۔ صحت مند، اسکول میں توجہ دینے والا نوجوان لڑکا/ لڑکی۔

ذیل کے نکات پر مع وجوہات گفتگو کیجیے۔

۱۔ کس کی آئندہ زندگی صحت مند رہے گی؟

۲۔ کس کا کریئر اچھا ہوگا؟

۳۔ کس کا دل صحت مند اور اچھا رہے گا؟

۴۔ کس کے گھریلو تعلقات بہتر رہیں گے؟

۵۔ کون اپنے شوق اور مشاغل کو پروان چڑھا سکے گا؟

جماعت کے ایک سرے سے ابتدا کر کے دوسرے سرے تک جانا ہے۔
ہر سوال پوچھنے کے بعد، اگر کسی شخصیت کے حوالے سے جواب 'ہاں' ہو تو گڑیا کو ایک قدم آگے بڑھائیں ورنہ وہیں رہنے دیں۔
تمام سوالوں کے آخر میں دیکھیں کہ کس نے سب سے زیادہ پیش قدمی/ ترقی کی۔
طلبہ سے پوچھیں کہ انھیں اس سے کیا سمجھ میں آیا؟

اسے سمجھ لیجیے۔

ذرائع ابلاغ کے منفی پہلو ہم دیکھ چکے۔اسی طرح اس کے مثبت پہلو بھی اتنے ہی اہم ہیں۔ذرائع ابلاغ کی معرفت ہمیں قدیم، تاریخی، سائنسی معلومات حاصل ہوتی ہے۔تعلیمی اطلاعات، نتائج، زرّین خیالات، دعوت، سمعی بصری معلومات لمحوں میں حاصل کی جاسکتی ہے۔اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیے۔اس کے ساتھ ساتھ ذرائع ابلاغ کی مدد سے خیالات کا لین دین کرنا آسان ہوتا ہے۔نیز قومی یکجہتی اور سماجی تبدیلیوں میں بھی ذرائع ابلاغ اہم کردار ادا کرتا ہے۔زراعت، صحت، تعلیم، صنعت، کاروبار جیسے شعبوں میں بھی ذرائع ابلاغ کا استعمال ہوتا ہے۔

ذرائع ابلاغ کے دیگر مثبت استعمال اپنی بیاض میں لکھیے۔

سوشل میڈیا کے اثرات پر کامیابی سے قابو پانا

۱۔ سمجھ لیجیے

سوشل میڈیا کے آپ پر ہونے والے اثرات کے بارے میں بیدار رہیے۔ان اثرات کو اچھی طرح سمجھ لیجیے۔

۲۔ پہچانیے

آپ خود روزانہ کتنا وقت سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں، اس جانب توجہ دیجیے۔آپ نے اپنا فون/ انٹرنیٹ استعمال نہیں کیا تو کیا آپ بے چین ہوجاتے ہیں؟ اس بارے میں غور کیجیے۔

۳۔ سامنا کیجیے

روزانہ خود کے لیے کچھ وقت مقرر کیجیے۔موبائل، انٹرنیٹ سے دور رہنے کی کوشش کیجیے۔ابتدا میں دس منٹ اپنے آپ کے بارے میں غور کرنے کے لیے، اپنی صحت کے لیے نکالنے کی ابتدا کیجیے۔آہستہ آہستہ اس وقت میں اضافہ کیجیے۔

۴۔ عمل کیجیے

اپنے مقرر کردہ تبدیلیوں پر عمل کیجیے۔ کامیاب نہ ہوں تو اپنے سرپرستوں سے بات چیت کیجیے۔ آپ کیا کرنے کی کوشش کررہے ہیں انھیں سمجھائیے۔ نیا منصوبہ بنائیے۔

قدر پیمائی (اوزان ۱۵٪)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
اشتہار تلاش کیجیے۔	اشتہار تلاش کرنے کی سرگرمی میں فعال حصہ لے کر وضاحت کے ساتھ اپنے نتیجے بیان کیے۔	حصہ لیا لیکن کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا۔	دوسرے طلبہ کی بیاض دیکھ کر جواب پورے کیے۔	
جماعت کا ماحول خود احتسابی	ایمانداری سے خود احتسابی کیا اور ضرورت پڑنے پر تبدیلی کرنے کا منصوبہ بنایا۔	خود احتسابی کیا لیکن تبدیل کرنے کے لیے کوئی تجویز پیش نہیں کی۔	دوسرے طلبہ کی بیاض دیکھ کر جواب پورے کیے۔	
آپ کیا کریں گے؟	گروہی بات چیت میں جوش و خروش سے حصہ لے کر سبق میں بتائے ہوئے نکات پر مبنی تدارک پیش کیا۔	بات چیت میں حصہ لیا لیکن سبق میں دیے ہوئے نکات کا تدارک لائحۂ عمل میں شامل نہیں ہے۔	بات چیت میں حصہ نہیں لیا۔ صرف دوسروں کو سنتا رہا۔	

F6AFKE

جوزف پرجوش انداز میں دوڑتا ہوانیشا کے پاس آتا ہے۔
میں نے تہیہ کرلیا ہے! میں گلوکار بنوں گا۔
کیسے؟
دیکھ، مجھے گانے گانا پسند ہے، اچھا گا لیتا ہوں، میں گانا سیکھ رہا ہوں اور گلوکار بننے کا موقع ہے۔ یعنی پسند، صلاحیت اور موقع سب یکجا ہیں۔
ہاں ...صحیح ہے!
ہر مرحلے پر ایسے ہی غور کرنا ہوگا۔
ہم نے جس کام کو ہاتھ لگایا ہے اسے عمدہ طریقے سے کرنا چاہیے۔ جیسے جیسے ہم بڑے ہوتے ہیں ہمارے سامنے الگ الگ متبادل آتے ہیں۔
لیکن پسند، صلاحیت، موقع کے یکجا کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے۔

۵ میں اور میرا کیریئر

"کوشش نہ کرنا ہی دنیا کی واحد ناکامی ہے۔"

مقاصد :

۱۔ کریئر سے متعلق کچھ رائج نظریات پر از سرِ نو غور کر کے اپنی رائے پیش کرنا۔
۲۔ کریئر صرف ایک دفعہ ہونے والا واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔ اس کی وضاحت اپنے الفاظ میں کرنا۔
۳۔ رجحان کی جانچ کے بارے میں معلوم ہونا۔ رجحان کی جانچ کی اہمیت اپنے الفاظ میں بتانا۔
۴۔ 'مہا کریئر متر' پورٹل کا تعارف ہونا۔
۵۔ اپنے مقصد کو بالکل ٹھیک طور پر متعین کرنا اور اسے الفاظ میں پیش کرنا۔ اس کے لیے وقت کی منصوبہ بندی کرنا۔
۶۔ اپنے کریئر کے تصورات سے متعلق اپنے سرپرستوں سے تعمیری گفتگو کرنے کے لیے منصوبہ بنانا۔
۷۔ دسویں کے بعد کے داخلے کے عمل میں درکار ضروری دستاویزات اور چند دستیاب اسکالرشپس کی معلومات ہونا۔

گزشتہ برس ہم نے کریئر کا مفہوم، کریئر کا انتخاب اور کریئر میجک فریم ورک سے متعلق معلومات حاصل کی۔ اس سال ہم دسویں کے بعد دستیاب متبادلات سے متعلق اور مقصد طے کرنے سے متعلق زیادہ معلومات حاصل کریں گے۔

کریئر سے متعلق کچھ نظریات

پوچھے ہوئے سوالوں سے متعلق طلبہ سے گفتگو کریں۔ ان کی رائے معلوم کریں۔ ان سے الٹ سوال کریں۔ ان کے جواب 'ہاں' ہوں تو کیوں اور 'نہیں' ہوں تو کیوں، واضح کرنے کے لیے کہیں۔
ابتدائی گفتگو کرنے کے بعد طلبہ کو ذیل میں مثالیں دیں اور دوبارہ دیے ہوئے بیانات سے متعلق وہ اپنی رائے بدلنا چاہتے ہیں کیا، دریافت کریں۔ اس کی وضاحت کے لیے انھیں ترغیب دیں۔

۱۔ آپ کی معاشی حالت اچھی ہو تب ہی کریئر بنا سکتے ہیں۔

ہاں نہیں

۲۔ اپنے کریئر کا انتخاب ایک دفعہ غلط ہو جائے تو پھر آپ دوبارہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ہاں نہیں

۳۔ صرف سائنس یا ریاضی شاخ لینے سے ہی کریئر بنایا جا سکتا ہے۔

ہاں نہیں

۴۔ جس کریئر میں سب سے زیادہ پیسے ملتے ہیں وہی کریئر منتخب کرنا چاہیے۔

ہاں نہیں

۵۔ 'نوکری کرنا' ہی کریئر بنانے کا ایک واحد راستہ ہے۔

ہاں نہیں

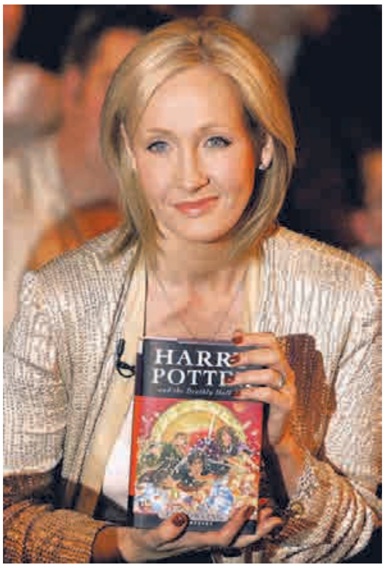

۱۔ مشہور سائنس داں اے پی جے عبدالکلام، مشہور صنعت کار دھیرو بھائی امبانی، اولمپک تمغہ جیتنے والے پہلوان سُشیل کمار، شہرت یافتہ اداکار رَجنی کانت اور ان جیسے بے شمار افراد غریبی کی سطح سے اوپر آئے اور اپنے شعبوں میں مؤثر کارکردگی دِکھائی۔

۲۔ ہیری پاٹر کی مصنفہ جے۔کے۔ راؤلنگ پہلے انگریزی کی معلّمہ تھیں۔ انیل کمبلے، ہرشا بھوگلے کرکٹ شعبے میں آنے سے قبل انجینئر تھے۔ مشہور مصنف چیتن بھگت بھی انجینئر تھے۔ شہرت یافتہ اداکار شری رام لاگو، موہن اگاشے نے اداکار بننے سے قبل طبّی شعبے (میڈیکل) کی تعلیم حاصل کی۔

۳۔ شیف (رسوئیا) سنجیو کپور، کئی نامور صحافی، کھلاڑی، اپنے ملک کے نامور ماہرینِ معاشیات، مصنّفین، شعرا، موسیقاروں نے فنونِ لطیفہ، جمالیاتی فنون، بشریات، کامرس یا مہارت پر مبنی تعلیم حاصل کر کے اپنا کریئر بنایا۔

۴۔ ڈاکٹر پرکاش آمٹے نے طبّی سائنس میں ڈگری حاصل کی۔ شہر میں طبّی خدمات انجام دے کر وہ خوب دولت کما سکتے تھے ہوتی لیکن انھوں نے ایسا نہ کرتے ہوئے چندر پور میں ادی واسی عوام تک طبّی خدمت پہنچانا زیادہ بہتر کام سمجھا۔

۵۔ پہلے زمانے میں لوگوں کو نوکری کرنا زیادہ محفوظ لگتا تھا۔ تاہم اب تمام شعبوں میں مختلف قسم کے مواقع دستیاب ہونے سے کاروبار کرنا پہلے کی بہ نسبت آسان اور مقبول ہوگیا ہے۔ اس وجہ سے کاروبار کرنا بھی کریئر بنانے کا ایک اہم طریقہ ثابت ہورہا ہے۔ (مثالیں دیکھیے)

ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ جادو مولائی پیانگ نامی آسامی شخص نے اپنے طور پر ۳۷ برسوں تک درخت لگا کر ۱۴۰۰/ ایکڑ زمین کے رقبے پر جنگل قائم کیا۔

۲۔ ڈاکٹر اَبھے اور ڈاکٹر رانی بنگ کی عوامی صحت سے متعلق تحقیق کی وجہ سے گڈچرولی ضلع میں بچوں کی اموات کا تناسب کم ہوا۔

۳۔ راجندر سنگھ نے عوامی امداد سے ۴۵۰۰/ چھوٹے بند تعمیر کرکے راجستھان کے زمینی پانی کی سطح میں اضافہ کیا۔

مذکورہ بالا مثالوں میں کیا آپ کو لگتا ہے کہ یہ لوگ اپنے کریئر میں کامیاب ہیں؟ آپ کی رائے میں ان کے کامیاب ہونے اور کریئر بنانے کی تعریف کیا ہوسکتی ہے؟

ذیل کے نکات پر گفتگو کریں۔ انھیں غور کرنے دیں۔

۱۔ کامیاب ہونے سے کیا مراد ہے؟

۲۔ دی ہوئی مثالوں میں کیا لوگ کامیاب ہیں؟

۳۔ کیا انھوں نے اپنے کاموں میں بہت پیسے کمائے ہوں گے؟

۴۔ کیا پیسا کمانا کریئر کا واحد مقصد ہونا چاہیے؟

کریئر - واقعہ نہیں ایک مسلسل عمل ہے

مہناز ڈگری حاصل کرنے کے بعد ایک کمپنی میں کام کرنے لگی۔ نئے تقرر کردہ ملازمین کو کمپنی میں کام سکھانے کی ذمے داری اس کو دی گئی تھی۔ ذمے داری نبھاتے نبھاتے اس کو احساس ہوا کہ اس کو سکھانا پسند ہے اور اچھی طرح سکھا سکتی ہے۔ فی الحال کلاسیس لینے کی بہت مانگ ہے۔ کچھ سال بعد اس نے اس کمپنی کو چھوڑ کر خود کی کلاسیس شروع کی اور اس کو خوب کامیابی ملی۔

رمیش نے معاشیات (کامرس) سے ڈگری حاصل کی اور وہ ایک اسپتال میں اکاؤنٹینٹ کے عہدے پر فائز ہوا۔ اس کام کو کرتے ہوئے اس کو لگا کہ اکاؤنٹس کے کام کرنے کے ساتھ آفس کا نظام بھی وہ تیزی اور خوش دلی سے کرسکتا ہے۔ نوکری سنبھال کر اس نے ایم بی اے کی ڈگری حاصل کی اور اسپتال میں ناظم کے طور پر اس کی ترقی ہوگئی۔

طلبہ سے پوچھیں کہ انھیں دی ہوئی مثالوں میں کیا دِکھائی دیتا ہے۔ ذیل کے نکات پر بات چیت کریں۔

۱۔ کیا ہر ایک نے ابتدا میں طے کردہ راستے سے ہی اپنا کریئر بنایا؟

۲۔ دی ہوئی مثالوں میں کریئر کے راستے بدلنے کی کیا وجہ تھی؟

۳۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ تینوں نے اپنے اپنے کریئر بنائے؟

جاوید ایک کسان ہے۔ اس کی اپنی کھیتی ہے۔ جاوید کو احساس ہوا کہ فی الحال زرعی پیداوار پر عمل کر کے ذخیرہ اندوزی کرنے، اس سے مختلف پیداوار حاصل کرنے کی خوب مانگ ہے۔ جاوید نے فوڈ پروسیسنگ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور خود کا زراعت کا تکمیلی کاروبار شروع کیا۔

اسے سمجھ لیجیے۔

کریئر زندگی میں ایک دفعہ پیش آنے والا واقعہ نہیں ہے بلکہ وہ ایک مسلسل عمل ہے۔ ہم جیسے جیسے نت نئی باتیں سیکھتے جاتے ہیں، ہمیں تجربات پیش آتے ہیں ویسے ویسے ہم کو اپنے بارے میں، اپنی صلاحیتوں کے بارے میں، پسند- ناپسند سے متعلق زیادہ وضاحت ہوتی جاتی ہے۔ نیز دستیاب مواقع کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ اس کے مطابق ہم وقتاً فوقتاً اپنے کریئر کو شکل دیتے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے کریئر کے حوالے سے فیصلہ دسویں اور بارہویں میں ہی ہوتا ہے، ایسا نہیں ہے۔

کریئر میجک فریم ورک - اعادہ

ہم نے اس سے قبل دیکھا ہے کہ ہماری پسند، صلاحیت اور موقع ان تینوں کا ملاپ جن شعبوں میں ہوتا ہے ہم اس شعبے میں اپنا کریئر بنا سکتے ہیں۔ ان تینوں میں سے ایک بھی جز نہ ہو تو باقی رہتا ہے صرف نوکری، مشغلہ یا خواب۔

گزشتہ مثالیں دیکھیں۔

- ابتدا میں رمیش نے اس کی پسند، موقع اور صلاحیت پر غور کر کے کامرس ڈگری حاصل کر کے اکاؤنٹینٹ کی نوکری حاصل کی یعنی اپنا کریئر منتخب کیا۔
- کچھ عرصے بعد اس کے اندر نئی پسند نے سر اُبھارا۔ اسپتال انتظامیہ میں موقع اس کو دِکھائی دیا اور اس کے لیے اپنی صلاحیت میں اضافہ کرنے کے لیے اس نے ایم بی اے کی ڈگری حاصل کی۔
- رمیش کی مثال میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ کریئر کے عمل کے ہر مرحلے پر کریئر میجک فریم ورک نافذ ہوتا ہے اور کریئر کا انتخاب کرنے کے لیے یہ انتہائی فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔

مہناز اور جاوید کی مثالوں کے بارے میں کیا آپ اسی طرح سے **کریئر میجک فریم ورک کی ترتیب کرسکیں گے؟** اپنی بیاض میں لکھیے۔

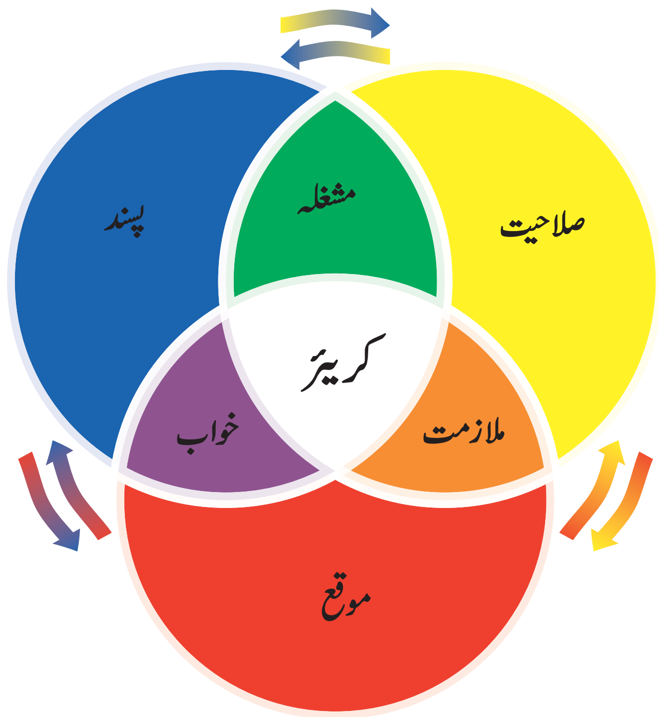

اپنی پسند اور اپنی صلاحیت تلاش کرنے کے لیے ہم خود اپنی قدر پیمائی کی کچھ سرگرمیاں گزشتہ برس انجام دے چکے ہیں۔ اُمید ہے اس سے آپ کو کچھ آگہی حاصل ہو چکی ہوگی۔ اس سال ہم اس کے بارے میں کچھ اور معلومات حاصل کریں گے۔

اپنی پسند معلوم کرنا

- نویں جماعت کی سرگرمی انجام دینے کے بعد دسویں جماعت میں رجحان کی جانچ کی مدد سے آپ اپنی پسند معلوم کر سکتے ہیں۔
- مہاراشٹر راجیہ مادھیامک شکشن منڈل ہر سال دسویں کے تمام طلبہ کے لیے 'رجحان کی جانچ' منعقد کرتی ہے۔
- 'رجحان کی جانچ' ایک نفسیاتی جانچ ہے جو آپ کو کریئر منتخب کرنے کے لیے عام طور پر دسویں کے بعد دستیاب سات شعبوں یعنی **زراعت، فنونِ لطیفہ، کامرس، ٹیکنیکل، آرٹ، باوردی خدمت، حفظانِ صحت** میں اپنی پسند کی شناخت میں مدد کرتی ہے۔
- یہ حقیقت میں کوئی امتحان نہیں ہے۔ اس میں اپنے بارے میں، اپنی پسند اور انتخاب کے بارے میں کچھ بیان منتخب کرنا متوقع ہوتا ہے۔
- رجحان کی جانچ میں کوئی بھی نمبرات نہیں ہوتے۔ اس میں کوئی بھی جواب غلط یا صحیح نہیں ہوتا۔
- اس رجحان کی جانچ کا نتیجہ آپ www.mahacareermitra.in ویب سائٹ پر دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ کی دسویں کے نتائج کے وقت بھی اس کی کاپی آپ کو مل سکے گی۔
- رجحان کی جانچ صرف رہنمائی کا کام کرتی ہے۔ کون سی شاخ منتخب کرنا ہے، اس کا قطعی فیصلہ طالب علم کا ہوتا ہے۔

کریئر کے سات شعبے

آپ کی پسند کس شعبے میں ہے، اس کا انداز آپ کو رجحان کی جانچ کے نتیجے سے ہوجائے گا۔ کریئر کے سات شعبوں سے متعلق ہم مزید معلومات حاصل کریں گے۔ دسویں کے بعد کے متبادلات ذیل میں دیے ہوئے ہیں۔

زراعت

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ڈپلوما کورس
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
تنترنکیتن (دسویں کے بعد کے ڈپلوما کورس)
ایچ ایس سی سائنس (اعلیٰ ثانوی سرٹیفکیٹ)

فنونِ لطیفہ

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
ITI کورس (صنعتی تربیتی ادارہ)
تنترنکیتن (دسویں کے بعد کے ڈپلوما کورس)
فاؤنڈیشن ڈپلوما کورس

ٹیکنیکل

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
ITI کورس (صنعتی تربیتی ادارہ)
تنترنکیتن (دسویں کے بعد کے ڈپلوما کورس)
ایچ ایس سی سائنس (اعلیٰ ثانوی سرٹیفکیٹ)

حفظانِ صحت

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
ITI کورس (صنعتی تربیتی ادارہ)
تنترنکیتن (دسویں کے بعد کے ڈپلوما کورس)
ایچ ایس سی سائنس (اعلیٰ ثانوی سرٹیفکیٹ)

کامرس

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
ایچ ایس سی کامرس (اعلیٰ ثانوی سرٹیفکیٹ)

آرٹس

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
ایچ ایس سی آرٹس (اعلیٰ ثانوی سرٹیفکیٹ)

باوردی خدمات

بارہویں کے بعد/ ڈگری (گریجویشن) کے بعد

اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا

- نویں کی 'ارتقائے ذات اور فن سے لطف اندوزی' کتاب میں سبق ۸ : 'کریئر' (ذریعۂ معاش) میں آپ کو اپنی صلاحیتوں کی پہچان کے لیے کچھ سرگرمیاں دی ہوئی ہیں۔
- اسی کے ساتھ آپ کی گزشتہ تین سالوں کی مارک شیٹوں کے مضمون وار تجزیے کے بعد آپ کی مسلسل کام کرنے کی عمدہ صلاحیت کس مضمون میں ہے، اس کی شناخت کرنے میں مدد مل سکے گی۔
- اوپر دی ہوئی دونوں سرگرمیوں کی مدد سے آپ کی صلاحیتوں سے متعلق آپ کو اندازہ ہوسکتا ہے۔

کریئر کے راستے

ایک دفعہ اپنی پسند کا شعبہ طے ہوجانے کے بعد اس شعبے کے ذیلی شعبوں اور ان میں پائے جانے والے مواقع کے بارے میں ہمیں مزید معلومات حاصل کرنا چاہیے۔

مہا کریئر متر پورٹل

'مہا کریئر متر پورٹل' طلبہ کے کریئر سے متعلق رہنمائی کرنے کے مقصد سے قائم کیا گیا ہے۔ اس ویب سائٹ پر آپ کے ضلع میں، تعلقے میں دستیاب مختلف کریئر کے شعبے، ضمنی شعبے اور اس میں ڈگری کورس چلانے والے کالجوں سے متعلق معلومات دی ہوئی ہے۔ اسی طرح ہر شعبے کے ممتاز ماہرین نے اس شعبے کے بارے میں جو معلومات دی ہے اسے بھی آپ یہاں دیکھ سکتے ہیں۔

اِس ویب سائٹ پر جائیے : www.mahacareermitra.in

تھوڑی سی تفریح

الف۔ یہ راستہ کہاں جاتا ہے؟

ب۔ راستہ کہیں نہیں جاتا۔ آپ کو کہاں جانا ہے؟

الف۔ میں نے ایسا کچھ طے نہیں کیا ہے؟

ب۔ پھر کوئی بھی راستہ منتخب کیجیے۔ کیا فرق پڑے گا؟

اسے سمجھ لیجیے۔

جب تک ہم یہ طے نہیں کرلیتے کہ ہمیں کیا حاصل کرنا ہے، چاہے وہ کریئر کے بارے میں ہو یا زندگی کی دوسری اہم باتوں کے بارے میں، اس وقت تک ہم اس کے لیے کوئی بھی عمل قطعی طور پر نہیں کرسکتے۔ لہٰذا سب سے پہلے ہمیں یہ طے کرنا چاہیے کہ ہمیں کیا حاصل کرنا ہے۔ اسی کو مقصد کا تعین کہا جاتا ہے۔

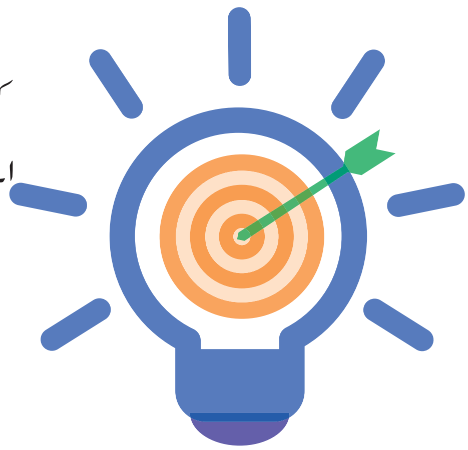

درج ذیل مثالیں دیکھیے۔ ذیل میں دیے ہوئے افراد میں سے آپ کو کیا لگتا ہے کہ کس کس کے مقصد پورے ہو سکتے ہیں؟

۱۔ رفیق کا مقصد ایک بہت بڑا آدمی بننا ہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ واقعتاً اسے کیا بننا ہے۔

۲۔ پیٹر کا مقصد بہت زیادہ درخت لگانا ہے جس کے مطابق وہ روز ایک درخت لگاتا ہے لیکن اپنا مقصد کب پورا ہوگا، یہ اسے نہیں معلوم۔

۳۔ رادھیکا کا مقصد ہے کہ اسے دنیا کے تمام مسائل حل کرنے ہیں۔

۴۔ حشمت کا مقصد ہے کہ اس کو دو مہینے میں بہترین کھلاڑی بننا ہے۔

۵۔ دل ناز کا مقصد ہے کہ اسے زندگی میں کبھی نہ کبھی موسیقی سیکھنا ہے۔

دیے ہوئے ہر فرد پر غور کرنے کے لیے کہیں۔ دریافت کریں کہ ہر ایک کا مقصد حاصل ہونا آسان ہے یا مشکل۔ اس کی وجوہات بھی پوچھیں۔ درج ذیل نکات پر گفتگو کریں :

۱۔ رفیق کا مقصد کب پورا ہوگا؟ کیا اس وقت جب وہ عمر یا وزن میں بہت بڑھ جائے گا؟

۲۔ یہ کیسے معلوم کریں گے کہ پیٹر کا مقصد پورا ہو گیا؟

۳۔ کیا رادھیکا کا مقصد واقعی پورا ہو سکتا ہے؟

۴۔ کیا حشمت کے مقصد کا حصول ممکن ہے؟

۵۔ دل ناز کا مقصد پورا ہونے میں کون سی مشکلات درپیش ہیں؟

مذکورہ بالا مثالوں میں ہر متعلقہ شخص کی صرف خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔ ان خواہشات کو مقصد کی شکل دیے بغیر ان کا حصول مشکل ہے۔ اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے پہلے اسے مناسب الفاظ میں پیش کیا جانا چاہیے۔ کاغذ پر تحریر کیا جانا چاہیے۔ ہم دیکھیں گے کہ خواہش کو مقصد میں تبدیل کس طرح کیا جائے۔

ہر ایک کے مقصد کے بیانات پر بات چیت کریں۔
کیا ہر بیان SMART ہے؟ اس کی جانچ کریں۔
نہ ہو تو اس میں جو کمی ہے اسے پہچان کر اس کے مطابق مقصد تبدیل کریں۔
کیا مقاصد کے بیان میں 'واقعتاً کیا؟'، 'کب؟'، 'کتنا؟' کیا یہ واضح ہوتا ہے؟ اس کی جانچ کریں۔

S

۱۔ Specific

واقعتاً ہمیں کیا حاصل کرنا ہے، اسے واضح الفاظ میں پیش کیجیے۔ ممکن ہو تو 'کچھ بھی'، 'بڑے'، 'شاندار' وغیرہ الفاظ کے استعمال سے پرہیز کیجیے۔

M

۲۔ Measureable

قابلِ شمار - ہمیں جو حاصل کرنا ہے اسے اگر ہم گن سکیں تب ہی ہم یہ جان سکیں گے کہ وہ مقصد حاصل ہوا یا نہیں۔ 'بہت'، 'زیادہ'، 'تمام'، 'اچھے' جیسے الفاظ کے استعمال سے پرہیز کیجیے۔ امتحان میں 'بہت نمبرات حاصل کرنا' اس کی بہ نسبت 'امتحان میں ۷۰ فیصد سے زیادہ نمبرات حاصل کرنا' زیادہ مناسب مقصد ہے۔

A

۳۔ Achievable

قابلِ حصول - اس پر غور کرنا چاہیے کہ ہم جو مقاصد طے کرتے ہیں کیا وہ قابلِ حصول ہیں۔ دنیا کے تمام رنج و الم ختم کرنا ایک ناقابلِ حصول مقصد ہے۔ اس کی بہ نسبت دو چار افراد کو لکھنا پڑھنا سکھانا قابلِ حصول مقصد ہے۔

R

۴۔ Realistic

قابلِ عمل - دو مہینوں میں عمدہ کھلاڑی بن پانا قابلِ عمل نہیں ہے۔ عمدہ کھلاڑی بننے کے لیے برسوں کڑی محنت کرنا پڑتی ہے۔

T

۵۔ Time bound

وقت کی قید - کوئی خاص مقصد ہمیں کب تک حاصل کرنا ہے اس کے لیے ہم جب تک وقت کی قید نہیں کرتے تب تک اس کا حصول ممکن نہیں ہوتا ہے۔ اگر ہم پر وقت کی کوئی قید نہ ہو تو ہم کام کا آغاز تک نہیں کر سکتے۔

مختصراً یہ کہ ہمارا مقصد SMART ہونا چاہیے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

ذیل میں دیے ہوئے مقاصد کے بیانات میں پائی جانے والی خامیاں معلوم کیجیے اور اپنی بیاض میں لکھیے۔ اگر خامیاں ہوں تو ان بیانات کو مناسب صورت میں کس طرح لکھیں گے اس پر بھی غور کر کے مناسب مقاصد لکھیے۔

۱۔ ریمو کا مقصد اچھے نمبرات حاصل کرنا ہے۔

۲۔ منیشا کا مقصد ایک کامیاب انسان بننا ہے۔

۳۔ راکیش کا مقصد چار پہیہ سواری خریدنا ہے۔

۴۔ پروین کا مقصد گیارہویں جماعت میں ٪۶۰ نمبرات حاصل کر کے فلاں کالج میں ایڈمیشن لینا ہے۔

اپنے کریئر کی منصوبہ بندی

فرض کیجیے آپ کو ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جانا ہے۔ تب کیا آپ فوراً اُٹھ کر چلنا شروع کر دیتے ہیں؟ فرض کیجیے آپ کے گھر شادی کا ایک بڑا پروگرام طے ہو چکا ہے تو کیا شادی کے دن ہی تمام تیاریاں کی جاتی ہیں؟ فرض کیجیے کسی کھلاڑی کو اولمپک کھیل میں تمغہ جیتنا ہے تب کیا صرف مقابلے کے دن ہی میدان پر دوڑ کر اس کا یہ مقصد حاصل ہو جائے گا؟ درج بالا تمام سوالوں کا جواب نفی میں ہی ہوگا۔ کوئی بھی امر حاصل کرنا ہو تو اس کی ابتدائی تیاری بے حد ضروری ہوتی ہے۔ اس کے مطابق آج سے ہی کیا کیا کرنا ہے یہ طے کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ پھر اپنے کریئر کے بارے میں وضاحت ہونا تو اور بھی زیادہ اہم ہے۔ ذیل کا نمونہ جدول آپ کو یہ واضح کرنے میں مدد دے گا۔

> نمونہ جدول کے مطابق طلبہ کو ان کی اپنی جدول بنانے میں مدد کریں۔ جدول میں زیادہ سے زیادہ قطعیت لانے میں ان کی مدد کریں۔

سال	میں کیا بنوں گا۔	میں کیا کر رہا ہوں گا۔	میرے پاس کیا ہوگا۔
۱۰ سال بعد	میں ایک کامیاب کسان بنوں گا۔	میں اپنی ذاتی کھیتی باڑی کر رہا ہوں گا۔	• اپنی کھیتی • اپنا گھر • اپنا ٹریکٹر
۵ سال بعد	میں فلاں کالج سے زراعت میں بی ایس سی کی ڈگری حاصل کر چکا ہوں گا۔	میں تجربہ حاصل کرنے کے لیے کسی کامیاب کسان کے ساتھ کام کر رہا ہوں گا۔	• میری ڈگری • بہترین کھیتی باڑی کی صلاحیت
۳ سال بعد	میں بارہویں کے امتحان میں 'اے' نمبرات حاصل کر کے فلاں کالج میں داخلہ لوں گا۔	میں زراعت میں بی ایس سی کا نصاب پورا کر رہا ہوں گا۔ اس سے متعلق نت نئی باتیں سیکھ رہا ہوں گا۔	• زیادہ سے زیادہ سیکھنے کا جوش • اس تعلیم کا کس طرح استعمال کیا جائے گا اس بارے میں وضاحت • میں مختلف اسکیموں کی معلومات حاصل کر چکا ہوں گا۔
ایک سال بعد	میں دسویں کے امتحان میں 'اے' فیصد سے زائد نمبرات حاصل کر کے گیارہویں کے لیے فلاں کالج میں داخلہ لے چکا ہوں گا۔	میں گیارہویں میں فلاں کالج میں پڑھ رہا ہوں گا۔ بارھویں میں 'اے' فیصد سے زائد نمبرات حاصل کرنے کے لیے کوشش کر رہا ہوں گا۔	• زیادہ سے زیادہ سیکھنے کا جوش • مستقبل میں کیا کرنا ہے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر چکا ہوں گا۔ • متعلقہ افراد سے ملاقات کر چکا ہوں گا۔

دیے ہوئے نمونے کے مطابق اپنے مقاصد کا بیان تیار کرنے میں مدد کریں۔ ہر طالب علم کے مقصد کے مطابق جملے کی تشکیل میں فرق ہوسکتا ہے۔ اسے ذہن میں رکھیں۔

۲۔ میرے مقصد کا بیان

ہمیں ۱۰ سال بعد کیا کرنا ہے، یہ واضح ہوجانے کے بعد ہمیں دسویں سال یا بعد کے تین/ چھے مہینے کے مقاصد طے کرکے ہم اس کے لیے منصوبہ بنا سکیں گے۔

مقصد - بیان

واقعتہً کیا بننا ہے؟ - مجھے .... بننا ہے۔
مثال : مجھے دسویں کے امتحان میں اچھے نمبرات حاصل کرنے ہیں۔

کتنے نمبر چاہیے؟ - مجھے .... نمبر ملنے چاہئیں۔
مثال : مجھے دسویں کے امتحان میں کم از کم ٪۷۰ نمبرات ملنے چاہئیں۔

کب تک؟ - مجھے یہ .... تک حاصل کرنا ہے۔
مثال : مجھے آئندہ چھے مہینوں میں اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے محنت کرنا ہے۔

منصوبہ بندی

اب آپ اپنے مقاصد کو تحریری شکل دے چکے ہیں۔ اس کے لیے آج ہی سے آپ کو کیا کرنا چاہیے اس کی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ ذیل میں دی ہوئی جدول کے مطابق آپ بھی اپنا منصوبہ بنا سکتے ہیں۔

دیے ہوئے نمونے کے مطابق طلبہ کو ان کے منصوبے بنانے میں مدد کریں۔
اسے ذہن میں رکھیں کہ ہر طالب علم کا ان کے مقصد کے مطابق منصوبے میں فرق ہوسکتا ہے۔

آج میں کہاں ہوں؟	مجھے چھ مہینوں میں / سال بھر میں کہاں جانا ہے؟	اس کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے؟
آج مجھے ٪۶۰ نمبر مل رہے ہیں۔	مجھے دسویں کے امتحان میں کم سے کم ۷۰ فیصدی نمبرات حاصل کرنا ہے۔	• مطالعے کے وقت میں اضافہ کرنا چاہیے۔ • سمجھ میں نہ آنے والی باتیں اساتذہ کو دوبارہ پوچھ کر سمجھ لینا چاہیے۔ • مضمون نویسی میں کم نمبرات ملتے ہوں تو لکھنے کی مشق کرنا چاہیے۔

وقت کی منصوبہ بندی

”ہر شخص کے لیے ایک دن میں ۲۴ گھنٹے ہی ہوتے ہیں۔ وہ طے کرتا ہے کہ اس میں اسے کیا کرنا ہے۔ اسی پر اس کی کامیابی کی بلندی کا انحصار ہوتا ہے۔“

دسویں میں اسکول، مطالعہ، مشقی امتحان وغیرہ کی کل وسعت کو دیکھتے ہوئے وقت کی ہمیشہ ہی شکایت ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ اپنا من پسند مقصد حاصل کرنے کے لیے وقت کی منصوبہ بندی کرنا بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ ذیل میں وقت کی منصوبہ بندی کرنے کا ایک طریقہ دیا ہوا ہے۔ ایسے کئی طریقے ہوسکتے ہیں۔

آپ کے روزانہ سونے کے وقت کے علاوہ باقی وقت کے نصف نصف گھنٹے کے حصے کیجیے۔

- دو - تین روز تک آپ ہر نصف گھنٹے میں کیا کرتے ہیں، اس کا اندراج کیجیے۔

کون سی بات سرخ رنگ سے رنگنا ہے تو کون سی زرد رنگ سے، اسے سمجھنے کے لیے طلبہ کو آپ کی مدد کی ضرورت ہوگی۔
اسی طرح کسی عملی کام کے لیے درکار وقت کم کرنے کے لیے دوسرے متبادل کیا ہوسکتے ہیں اس بات پر غور کرنے کے لیے طلبہ کی مدد کریں۔

- اس کی مدد سے آپ کو ایک عمومی اندازہ ہو جائے گا۔
- جو بات آپ کے مقصد سے بالکل غیر متعلق ہے اسے **سرخ رنگ سے رنگیے**۔ مثلاً ٹی وی دیکھنا یہ ۷۰٪ نمبر حاصل کرنے سے بالکل غیر متعلق ہے۔ اس لیے اس عمل کو سرخ رنگ سے رنگیے۔
- جو بات آپ کے مقصد سے راست تعلق نہیں رکھتی لیکن تکمیلی ہے، اسے **زرد رنگ سے رنگیے**۔ مثلاً 'اسکول آنے جانے کا وقت'۔ اس کا مقصد سے راست تعلق نہیں ہے پھر بھی یہ مقصد حاصل کرنے میں تکمیلی ہے۔
- جو بات آپ کے مقصد سے تعلق رکھتی ہے اسے **سبز رنگ سے رنگیے**۔ مثلاً ریاضی کی مشق کے لیے دیا جانے والا وقت۔
- سب سے پہلے سرخ رنگ سے نشان زد کیے ہوئے امور پر خرچ ہونے والا وقت کم کرنے کی کوشش کیجیے۔ اس کے بعد زرد رنگ سے رنگے ہوئے کام کرنے کا وقت کم کیا جا سکتا ہے، یا دو کام اکٹھا کیے جا سکتے ہیں، اس پر غور کیجیے۔ مثلاً اسکول آتے جاتے پڑھی ہوئی باتوں کا دل ہی دل میں اعادہ کرنا۔

وقت	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اِتوار
۶:۰۰ سے ۶:۳۰							
۶:۳۰ سے ۷:۰۰							
۷:۰۰ سے ۷:۳۰							
۷:۳۰ سے ۸:۰۰							
۸:۰۰ سے ۸:۳۰							
۸:۳۰ سے ۹:۰۰							
۹:۰۰ سے ۹:۳۰							
۹:۳۰ سے ۱۰:۰۰							
۱۰:۰۰ سے ۱۰:۳۰							
۱۰:۳۰ سے ۱۱:۰۰							

تھوڑی سی تفریح

ویژن بورڈ (Vision Board)

اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک ویژن بورڈ بنائیے۔ اپنا مقصد کاغذ پر لکھ کر گھر کی کسی دیوار پر چسپاں کیجیے۔ اس کے اطراف مقصد سے منسلک فوٹو، اقوالِ زرّیں، اس شعبے میں کامیاب لوگوں کے فوٹو وغیرہ لگائیے۔ ویژن بورڈ کا مقصد آپ کو مسلسل ترغیب ملتے رہنا ہے اور آپ کی نظر میں آپ کا مقصد واضح ہوتا رہنا ہے۔

کریئر کے راستے میں رکاوٹیں

۱۔ سرپرستوں سے مکالمہ

معزہ کو مستقبل میں کھیل کے شعبے میں کریئر بنانا ہے۔ تاہم معزہ کے سرپرست چاہتے ہیں کہ اسے نرسنگ کا کورس کرنا چاہیے۔ معزہ ان کو اپنا نظریہ منوانے میں کامیاب نہیں ہو پاتی۔ گھر میں روزانہ تکرار ہوتی رہتی ہے۔ اس روز روز کی تکرار سے تنگ آ کر معزہ کو ایسا محسوس ہونے لگا کہ اسے تعلیم ہی حاصل نہیں کرنا چاہیے۔

اکثر ہم اپنے سرپرستوں سے اپنی بات منوانے میں کامیاب نہیں ہو پاتے، واضح طور پر کہہ نہیں پاتے۔ اس وجہ سے وہ ہماری بات سمجھ نہیں پاتے اور انھیں ہمارے انتخاب پر اعتماد نہیں ہوتا۔ اس لیے ذیل کی باتیں کی جاسکتی ہیں :

دریافت کریں کہ کیا طلبہ میں سے کسی کو اس طرح کا تجربہ ہوا ہے؟
کسی کی خواہش ہو تو وہ آگے آ کر اسے پیش کرے۔

غور سے سنیے :

اپنے سرپرستوں کا کہنا مکمل طور پر مسترد نہ کریں۔ ان کی فکر پر توجہ دیجیے۔ اکثر سرپرستوں کو درج ذیل فکر لاحق ہوتی ہے :

۱۔ آپ مطمحِ نظر کس طرح واضح کرتے ہیں؟
۲۔ آپ کے شعبے میں آگے کیا مواقع (اسکوپ) ہیں؟ کیا آپ کو ملازمت/ کاروبار کے مواقع ہیں؟
۳۔ کیا آپ اپنے منتخب کردہ کورس/ کریئر کو سنبھال پائیں گے؟
۴۔ کورس کی فیس کتنی ہوگی؟

آپ ان سوالوں کے اطمینان بخش جواب خود کو اور اپنے سرپرستوں کو دے سکیں تو اکثر اوقات سرپرستوں کا اپنی مخالفت سے پیچھے ہٹنے کا امکان رہتا ہے۔

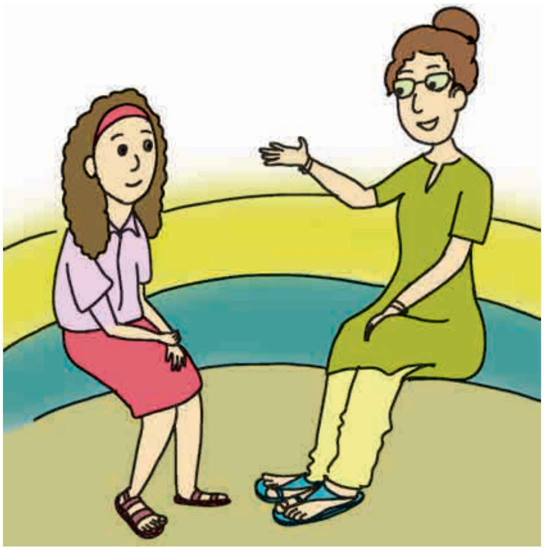

معلومات جمع کیجیے :

اپنی پسند کے شعبے سے متعلق اخبار میں شائع ہونے والی معلومات، ٹی وی پر نشر ہونے والے انٹرویو، انٹرنیٹ پر دستیاب معلومات وغیرہ اپنے سرپرستوں کو دِکھائیے۔ آپ مستقبل میں جو کرنا چاہتے ہیں اس کی تعلیم دینے والے کالج کہاں ہیں؟ اس کی فیس کتنی ہوتی ہے؟ ان سوالوں کے جواب دینے کے لیے تیار رہیے۔

لوگوں سے بات چیت کیجیے :

آپ کا منتخب کردہ کورس کرنے والے یا اسے پورا کر کے برسرِ روزگار افراد سے اپنے سرپرستوں کو ساتھ لے جا کر ملاقات کیجیے۔ ان کی باتیں غور سے سنیے۔

۲۔ معاشی مشکلات

اکثر معاشی مشکلات کی وجہ سے ہم اپنا من پسند کریئر اختیار نہیں کرپاتے۔ ایسے وقت ہم سرکاری اور نجی اسکالرشپ جیسا متبادل منتخب کرسکتے ہیں۔ چند اسکالرشپ کے بارے میں معلومات ذیل میں دی ہوئی ہے۔ البتہ دی ہوئی معلومات میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ اس تعلق سے تازہ ترین معلومات حاصل کیجیے۔

۱۔ اسکول کے ذہین طلبہ کے لیے 'این سی ای آر ٹی' اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے www.ncert.nic.in ویب سائٹ دیکھیے۔

۲۔ SIA یوتھ اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے www.sia-youth-scholarships.html ویب سائٹ دیکھیے۔

۳۔ کشور ویگیانک پروتساہن یوجنا

مزید معلومات کے لیے http://kvpy.iisc.ernet.in ویب سائٹ دیکھیے۔

۴۔ مہندرا اکھل بھارتیہ گنوتا اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے www.kcmet.org ویب سائٹ دیکھیے۔

۵۔ ٹیکنیکل کورس کے طلبہ کے لیے اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے www.aicte-india.org ویب سائٹ دیکھیے۔

۶۔ دسویں کے بعد گنوتا اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے اپنے اپنے کالج میں رابطہ قائم کیجیے۔

۷۔ GIIS کی سی وی رمن اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے www.giisscholarship.org ویب سائٹ دیکھیے۔

۸۔ راجرشی چھترپتی شاہو مہاراج شکشن شلک پرتی پورتی یوجنا

https://dtemaharashtra.gov.in

https://mahaeschol.maharashtra.gov.in

۹۔ ڈاکٹر پنجاب راؤ دیشمکھ وستی گرہ نرواہ بھتا یوجنا

https://mahaeschol.maharashtra.gov.in

۱۰۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن کورس لڑکیوں کے لیے ترقی اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے www.aicte-india.org ویب سائٹ دیکھیے۔

۱۱۔ انڈین آئیل اسپورٹس اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے www.iocl.com ویب سائٹ دیکھیے۔

۱۲۔ پیشہ ورانہ کورسیس کے لیے خصوصی اقلیتی اسکالرشپ

https://www.dtemaharashtra.gov.in

۱۳۔ مہاراشٹر میں مرکزی حکومت کی اقلیتی طلبہ کے لیے اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے www.momascholarship.gov.in ویب سائٹ دیکھیے۔

۱۴۔ اقلیتی لڑکیوں کے لیے مولانا آزاد نیشنل اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے www.maef.nic.in ویب سائٹ دیکھیے۔

۱۵۔ معذوروں کے لیے دسویں کے بعد اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے ضلع پریشد کے محکمۂ سماج کلیان سے رابطہ قائم کیجیے۔

۱۶۔ سابق فوجیوں کے ذہین بچوں کے لیے اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے ضلع سینک کلیان ادھیکاری آفس سے رابطہ قائم کیجیے۔

۱۷۔ سابق فوجیوں کے بے سہارا بچوں کے لیے اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے ضلع سینک کلیان ادھیکاری آفس سے رابطہ قائم کیجیے۔

۱۸۔ دیگر اسکالرشپ تلاش کیجیے۔

۳۔ گیارہویں میں داخلے کے عمل میں مشکلات

کئی دفعہ نمبرات اچھے ہونے کے باوجود درکار مناسب دستاویزات نہ ہونے کی وجہ سے گیارہویں میں داخلہ لیتے وقت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا دسویں کا امتحان ہوتے ہی داخلے کے لیے اپنی ایک فائل تیار کرنے کی ابتدا کر دیجیے۔ اس میں :

غیر محفوظ (اوپن) نشست کے لیے

اوریجنل مارک شیٹ (دسویں جماعت یا اس کے مساوی)

اوریجنل اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ

دستوری تحفظ کی حامل نشست

(SC/ST/VJ-A/NT-B/NT-C/NT-D/OBC/SBC)

اوریجنل مارک شیٹ (دسویں جماعت یا اس کے مساوی)

اوریجنل اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ

ذات کا اوریجنل تصدیق نامہ، آدھار کارڈ

مخصوص تحفظ

الف۔ کھیل

ب۔ فنونِ لطیفہ اور ثقافتی

ج۔ یکم اکتوبر ۲۰۱۶ء اور اس کے بعد پونہ اور پمپری چنچوڑ مہانگر پالیکا کے علاقے میں تبادلے کے ذریعے آنے والے ریاستی/ مرکزی حکومت/ نجی شعبے کے ملازمین کے بچے۔

F6JBM2

د۔ موجودہ-سبکدوش فوجیوں کے بچّے
ہ۔ مجاہدین آزادی کے بچّے
و۔ معذور طالب علم
ز۔ پروجیکٹ کے متاثرین کا تصدیق نامہ
ح۔ زلزلے کے متاثرین کا تصدیق نامہ

☆ اوریجنل مارک شیٹ (دسویں جماعت یا اس کے مساوی)
☆ اوریجنل اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ
☆ مخصوص تحفظ کا سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ

دیگر بعض ضروری دستاویز

☆ آمدنی کا تصدیق نامہ
☆ ذات کی جانچ کا تصدیق نامہ
☆ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ
☆ شہریت کا تصدیق نامہ
☆ نان کریمی لیئر کا تصدیق نامہ
☆ قومیت کا تصدیق نامہ، آدھار کارڈ

(تازہ ترین معلومات متعلقہ داخلہ عمل مرکز، اسکول یا کالج سے حاصل کیجیے۔)

قدر پیمائی (اوزان ۱۵٪)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیراطمینان بخش)	نمبرات
SMART مقصد کا بیان	دیے ہوئے ۵ معیارات کے مطابق ۱، ۳، ۵، ۱۰ سال کے بعد مقاصد کے بیان حتمی طور پر تیار کیا۔	۱، ۳، ۵، ۱۰ سال کے بعد کے مقاصد کے بیان تیار کیے لیکن معیاروں پر تفصیلی غور نہیں کیا۔	ضرورت بھر غور نہ کرتے ہوئے سطحی طور پر مقاصد کا بیان پورا کیا۔	
مقاصد کے بیان کے مطابق عملی کام	مقاصد کے بیان کے مطابق عملی کام کا خاکہ بنا کر اس کے مطابق عملی کام کر رہا ہے اور اس کا اندراج رکھتا ہے۔	مقاصد کے بیان کے مطابق عملی کام کا خاکہ بنایا ہے لیکن اس کے مطابق عملی کام کا اندراج نہیں کیا۔	عملی کام کا خاکہ بنایا ہی نہیں۔	
جماعت کے عملی کام میں حصہ	سبق کے تمام عملی کام رغبت سے پورے کیے۔ (فعال شمولیت) جماعت کے تمام کاموں کو بیاض میں مکمل کیا۔	سبق کے تمام عملی کام پورے کیے۔	دوسرے طلبہ کی بیاض دیکھ کر عملی کام نقل کرتا ہے۔	

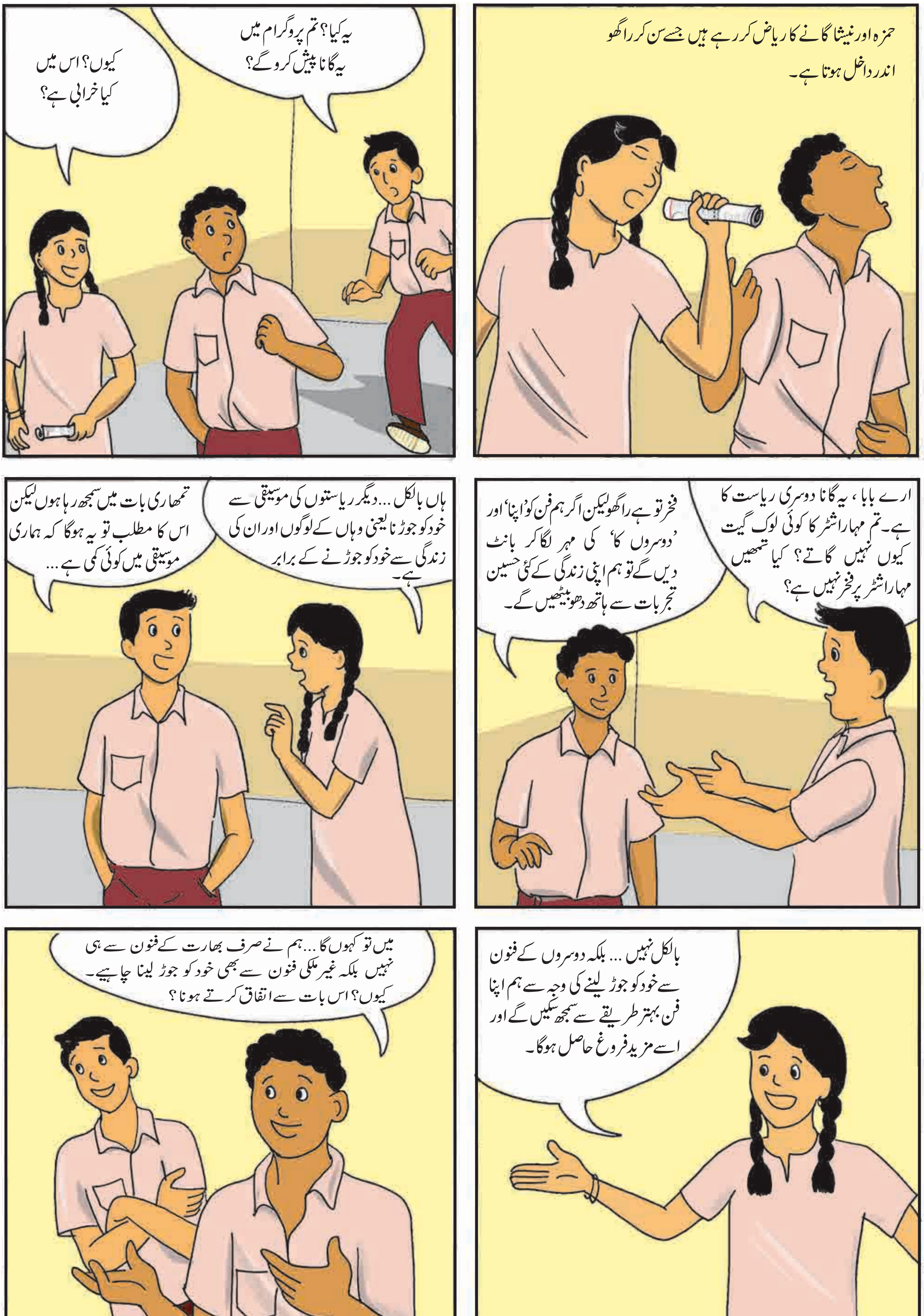

حمزہ اور نیشا گانے کا ریاض کر رہے ہیں جسے سن کر راگھو اندر داخل ہوتا ہے۔
یہ کیا؟ تم پروگرام میں یہ گانا پیش کروگے؟
کیوں؟ اس میں کیا خرابی ہے؟
ارے بابا، یہ گانا دوسری ریاست کا ہے۔ تم مہاراشٹر کا کوئی لوک گیت کیوں نہیں گاتے؟ کیا تمھیں مہاراشٹر پر فخر نہیں ہے؟
فخر تو ہے راگھو لیکن اگر ہم فن کو 'اپنا' اور 'دوسروں کا' کی مہر لگا کر بانٹ دیں گے تو ہم اپنی زندگی کے کئی حسین تجربات سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔
ہاں بالکل... دیگر ریاستوں کی موسیقی سے خود کو جوڑنا یعنی وہاں کے لوگوں اور ان کی زندگی سے خود کو جوڑنے کے برابر ہے۔
تمھاری بات میں سمجھ رہا ہوں لیکن اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ ہماری موسیقی میں کوئی کمی ہے...
بالکل نہیں... بلکہ دوسروں کے فنون سے خود کو جوڑ لینے کی وجہ سے ہم اپنا فن بہتر طریقے سے سمجھ سکیں گے اور اسے مزید فروغ حاصل ہوگا۔
میں تو کہوں گا... ہم نے صرف بھارت کے فنون سے ہی نہیں بلکہ غیر ملکی فنون سے بھی خود کو جوڑ لینا چاہیے۔ کیوں؟ اس بات سے اتفاق کرتے ہو نا؟

٦ میں اور حرکی فنون

”جہاں الفاظ کا سفر ختم ہوتا ہے وہاں سے فن کا سفر شروع ہوتا ہے۔“

مقاصد:

۱۔ ڈرامے کو دلچسپ بنانے والے چند عوامل کے نام سمجھنا اور اپنے الفاظ میں ان کی اہمیت بیان کرنا۔
۲۔ ڈراموں میں غیر انسانی کرداروں کو کس طرح پیش کیا جاسکتا ہے، اس کے بارے میں خود اپنی قوتِ متخیّلہ کے استعمال کا موقع فراہم ہونا۔
۳۔ یہ سمجھنا کہ ایک ہی مکالمہ مختلف حوالوں اور مختلف مواقع کے ساتھ قائم ہوسکتا ہے نیز اس نوعیت کا تصور قائم کرنے کی مشق کرنا۔
۴۔ فن کی نظامت اور چند عوامی رقص کی طرزوں سے متعارف ہونا۔
۵۔ انسانی زندگی میں رقص کی اہمیت کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۶۔ خلا، زمانہ اور جوش؛ ان تینوں عوامل کو رقص کے دوران استعمال کرنے کی مشق کرنا۔
۷۔ بھارتی جغرافیائی خطوں میں مختلف مروّج سازوں کا تعارف ہونا اور ان میں پائی جانے والی رنگارنگی کو سمجھنا۔
۸۔ اپنی من پسند موسیقی جن وجوہات کی بنا پر پسند کرتے ہیں اس کا تجزیہ اپنے الفاظ میں کرنا۔

گزشتہ برس ہم نے حرکی فنون کے بارے میں مختصر معلومات حاصل کی۔ اس برس ہم ان فنون کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کریں گے۔

ڈراما

ذرا یاد کیجیے!

۱) درج ذیل کہانی کو ڈرامے کی شکل میں تحریر کرنا ہو تو آپ کو اس میں کیا کمی محسوس ہوتی ہے؟
’’ایک تھا کسان۔ وہ نہایت محنت مشقت کرتا اور اپنے خاندان کی کفالت کرتا۔
آہستہ آہستہ اس کے بچے تعلیم حاصل کرنے لگے۔ بڑے ہوگئے اور اپنے پیروں پر کھڑے ہوگئے۔ تمام بچے نیک نکلے۔
بچے اپنے والدین سے بہت پیار کرتے تھے۔ اس طرح وہ خوشی خوشی زندگی گزارتے تھے۔‘‘
۲) کوئی شخصی خاکہ تیار کرتے وقت کن عوامل کا خیال رکھنا چاہیے (مثلاً ایک غریب بوڑھی عورت)؟

ڈرامے سے متعلق اس سے قبل سیکھے ہوئے تصورات کی بنیاد پر طلبہ کو غور و فکر کرنے کی ترغیب دیں۔
ڈرامے میں جدوجہد، شخصی خاکے سے متعلق غور و فکر، پہناوا، حرکات و سکنات، آواز، باڈی لینگویج (جسمانی حرکات) جیسے تصورات کا اعادہ کرائیں۔

ڈرامے کو دلچسپ بنانے والے چند عوامل

۱۔ پس منظر :

ڈراما کہاں ہو رہا ہے، اسے دِکھانے کے لیے یا ڈرامے میں پیش کردہ موقع یا واقعے کو حقیقت سے مزید قریب کرنے یا مؤثر بنانے کے لیے اسٹیج پر جو ماحول تیار کیا جاتا ہے اسے 'پس منظر' کہا جاتا ہے۔ اس کے لیے زیادہ مروّج لفظ 'ڈرامے کا سیٹ' ہے۔

۲۔ پوشاک :

ڈرامے کے کردار کون ہیں، ان کا تعلق کس زمانے سے ہے، ان کی خصوصیات، ڈراما پیش کرنے کا طرز وغیرہ جیسے عوامل پر غور کر کے کرداروں کے پہناوے (پوشاک) کا تعین کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر ڈراما تاریخی نوعیت کا ہو تو اس کی مناسبت سے پوشاکوں کا انتخاب کرنا۔

۳۔ آرائش :

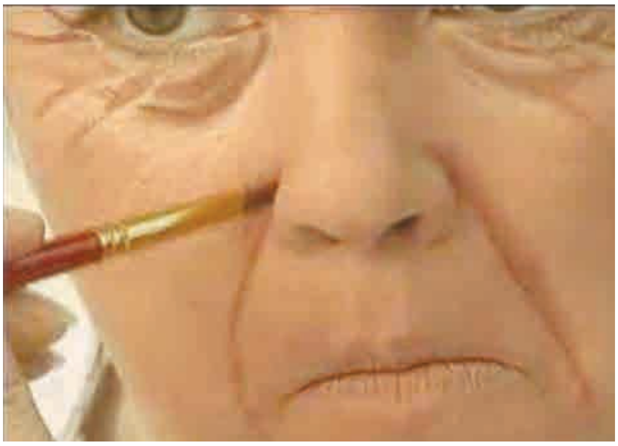

جس طرح کسی ڈرامے میں کردار کی پوشاک پر توجہ دی جاتی ہے اسی طرح کرداروں کی عمر اور ان کی خصوصیات کو مدِنظر رکھ کر ان کے چہرے پر رنگ اور خوب صورتی (آرائش) کے وسائل استعمال کیے جاتے ہیں۔ نیز اسٹیج کی روشنی میں کرداروں کے چہروں کے تاثرات واضح کرنے کے لیے بھی اس قسم کی آرائش کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے مروّج لفظ 'میک اَپ' ہے۔ مثلاً کسی معمر شخص کو دِکھانے کے لیے بالوں کو سفید کرنا، کوئلے کی مدد سے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بنانا وغیرہ۔

۴۔ روشنی کا نظم :

اسٹیج کے کسی مخصوص حصے کی جانب توجہ مبذول کرانے کے لیے، کوئی مقام دِکھانے کے لیے یا کوئی واقعہ دِکھانے کے لیے مخصوص قسم کی بلبوں (لائٹ) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بلب کبھی اسٹیج کے اوپری حصے میں معلق ہوتے ہیں، کبھی اسٹیج کی نچلی سمت میں تو کبھی اسٹیج کے بازو میں۔ مثلاً رات کا وقت دِکھانے کے لیے اکثر نیلگوں رنگ کے بلب استعمال کرنے کا طریقہ رائج ہے۔ ہر بلب مطلوبہ وقت پر شروع یا بند کرنے کی ذمے داری ایک متعینہ شخص کو سونپی جاتی ہے۔

۵۔ پس منظر موسیقی :

ڈرامے کے تاثر میں اضافے کے لیے کئی مرتبہ موسیقی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ موسیقی کبھی کرداروں کے مکالموں کے دوران پس منظر میں ہلکی آواز میں جاری رہتی ہے تو کبھی کوئی مکالمہ نہ ہونے کی صورت میں بلند آواز میں جاری رہتی ہے۔ مثلاً تیز ہوا، بادلوں کی گڑگڑاہٹ کی آواز سنانے سے بادلوں کے اُمڈ آنے کا تاثر نہایت مؤثر طریقے سے پیدا کیا جاسکتا ہے۔

ڈرامے کی جزئیات

کوئی ڈراما اسٹیج کرنے کے دوران عام طور پر کئی باتوں پر غور کیا جاتا ہے۔ ڈرامے میں پیش کردہ واقعہ کہاں وقوع پذیر ہو رہا ہے، ڈرامے کا تعلق کس زمانے سے ہے، کوئی منظر دن کے کس وقفے یا وقت وقوع پذیر ہو رہا ہے وغیرہ۔ مقام، زمانے، وقت وغیرہ دِکھانے کے لیے مختلف چیزوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آئیے، ہم ان میں سے چند کے بارے میں مختصراً معلومات حاصل کریں۔

البتہ یہ خیال رہے کہ ڈراما اسٹیج کرنے کے لیے مقام، زمانہ، وقت وغیرہ دِکھائے جانے کی بندش لازمی نہیں ہوتی۔

مختلف مقامات دِکھانا :

کئی مرتبہ کسی ڈرامے کے واقعات مختلف جگہوں پر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ یہ تمام مقامات قطعی طور پر دِکھائے جائیں یہ ضروری نہیں لیکن اگر ان مقامات کو دِکھانا مقصود ہو تو اس کے لیے چند تکنیکیں استعمال کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ اسٹیج پر مختلف مقامات کے لیے مختلف حصے مختص رکھنا۔ مثلاً اگر ڈرامے میں گھر اور ہوٹل؛ ان دو مقامات کو دِکھانا ہو تو اسٹیج کا ایک حصہ گھر جیسا اور دوسرا حصہ ہوٹل جیسا دِکھائی دینے کی مناسبت سے اس کی تیاری کرنا۔

۲۔ مختلف مقامات دِکھانے کے لیے اسٹیج کا کوئی حصہ مختص نہ رکھتے ہوئے اسٹیج پر اسی جگہ عارضی سامان اور جگہ کی نشاندہی کرنے والی تختیاں رکھنا۔ مثلاً تصویر میں عدالت کا کمرہ دِکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۔ کسی بھی قسم کا سامان اور تختی استعمال نہ کرتے ہوئے صرف اداکاری اور پس منظر موسیقی کے ذریعے کسی مقام کو دِکھانا۔ مثلاً باغ میں کوئی شخص بیٹھا ہے؛ یہ دِکھانے کے لیے کوئی سامان استعمال کیے بغیر محض اداکاری اور باغ کے گردوپیش کی مختلف آواز استعمال کرنا۔

تھوڑی سی تفریح

ڈرامے میں درج ذیل مقامات دِکھانے کے لیے آپ کن چیزوں کا استعمال کریں گے، لکھیے۔

۱۔ ریگستان
۲۔ ساحلِ سمندر
۳۔ کھیت
۴۔ شہری بس اسٹاپ

طلبہ کے گروہ بنا کر انھیں ایک ایک مقام تفویض کریں۔ پس منظر، روشنی اور پس منظر موسیقی؛ ان تینوں نکات پر غور کرنے کے لیے انھیں ترغیب دیں۔

مختلف زمانے دِکھانا:

کئی مرتبہ کسی ڈرامے کے واقعات مختلف زمانوں میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ کچھ واقعات موجودہ زمانے کے ہوتے ہیں جبکہ کچھ کا تعلق یادوں سے ہوتا ہے۔ کچھ کا تعلق دن سے ہوتا ہے تو کچھ کا تعلق رات سے۔ کچھ یکے بعد دیگرے متواتر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ مختلف زمانے دِکھانے کے لیے چند تکنیکیں استعمال کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ دو واقعات کے درمیان اسٹیج کی تمام لائٹ چند سیکنڈوں کے لیے بند کرکے اندھیرا کرکے ایک خلا دِکھایا جاسکتا ہے۔ اسے 'بلیک آؤٹ' بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ خواب یا یادوں کا زمانہ دِکھانے کے لیے کبھی کبھی مختلف رنگوں کی روشنی اسٹیج پر ڈالنے کا طریقہ بھی رائج ہے۔

۳۔ اسٹیج پر ایک ہی وقت میں دو مختلف جگہوں پر ایک ساتھ دو مختلف زمانوں کے واقعات باری باری شروع رہنا۔

۴۔ صبح کا وقت دِکھانے کے لیے زیادہ زرد روشنی اور رات کا وقت دِکھانے کے لیے کم روشنی، نیز مخصوص نیلگوں روشنی استعمال کرنا۔

غیرانسانی جانداروں کے خاکے

ڈرامے کے موضوعات صرف انسانی زندگی تک ہی محدود نہیں ہوتے ہیں بلکہ جدوجہد سے بھرپور کسی بھی کہانی کو ڈرامے کی شکل میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ دیگر غیرانسانی جانداروں کا کردار پیش کرنے کے حسبِ ذیل طریقے ہوسکتے ہیں:

۱۔ کچھ مختلف نہ کرتے ہوئے مکالموں کے ذریعے خاکہ ظاہر کرنا۔

۲۔ جانوروں، پرندوں وغیرہ کے خاکوں کی صورت میں بیچ بیچ میں ان کی آواز نکالنا، ان کی حرکات وسکنات اور جسمانی حرکات کرنا یا پوشاک کے ذریعے تاثر پیدا کرنا۔

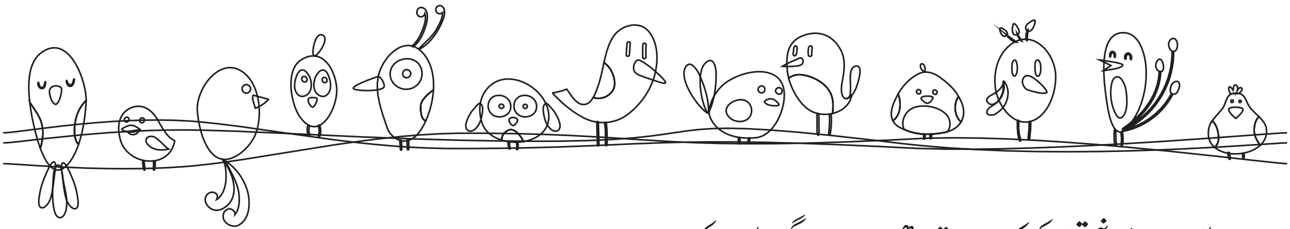

آپ نے پنچ تنتر کی کہانیاں تو پڑھی ہی ہوں گی۔ آپ کو پنچ تنتر کی کہانیوں اور دیگر کہانیوں میں کیا فرق محسوس ہوتا ہے؟

کسی ایک کہانی کا انتخاب کیجیے۔ اس سے قبل آپ نے جن تصورات کو سیکھا ہے ان سب کا استعمال کرتے ہوئے اس کہانی کی ڈرامائی پیشکش کیجیے۔ ہر گروہ کو ایک کہانی منتخب کرنا ہے۔ گروہ کے ہر فرد کو اسٹیج پر آ کر کہانی کے کسی ایک کردار کو پیش کرنا لازمی ہے۔ اگر منتخبہ کہانی میں اتنے کردار نہ ہوں جتنے گروہ میں طلبہ ہیں تو کرداروں کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

طلبہ کو اگر پنچ تنتر کی کہانیوں میں سے کسی کہانی کو یاد کرنے کی ہدایت دیں۔ اگر طلبہ نے وہ کہانیاں نہ پڑھی ہوں تو ایسی کوئی بھی کہانی لی جاسکتی ہے جس کے کردار انسان کی بجائے جانور اور پرندے ہوں۔

۶ تا ۸ طلبہ کے گروہ بنایئے۔ ہر گروہ کو ایک کہانی منتخب کرنے دیں۔ اس کام کے لیے انھیں کہانیوں کی کتابیں فراہم کریں۔

طلبہ کے گروہ بنائیں۔ ہر گروہ کو ایک ایک مکالمہ دیں۔ طلبہ کی تعداد زیادہ ہو تو وہی مکالمہ ایک سے زیادہ گروہ کو دیں۔

ہر گروہ کو یہ طے کرنے دیں کہ مکالمہ کن کرداروں کے درمیان کب اور کہاں واقع ہونا ہے۔ اسی مناسبت سے کرداروں کی جسمانی حرکات، حرکات و سکنات وغیرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے انھیں اداکاری کی ترغیب دیں۔ مقام، زمانہ اور وقت کے مطابق گروہ کے طلبہ کو پس منظر، پس پردہ موسیقی وغیرہ پر غور کرنے کی ہدایت دیں۔

تمام گروہوں کی مشق ہو جانے کے بعد ہر گروہ کو پیشکش کا موقع دیں۔ پیشکش کے بعد دیگر گروہ بتائیں کہ وہ مکالمے کس حوالے سے ادا کیے جا رہے ہیں۔

ہر گروہ کے طلبہ دوسرے گروہ کے طلبہ کی پیشکش کو توجہ کے ساتھ دیکھیں اور اس میں خامیاں تلاش نہ کرتے ہوئے یہ واضح کریں کہ انھیں اس پیشکش میں کون سی بات پسند آئی اور کون سی بات پسند نہیں آئی۔

مکالموں کو برمحل بنانا:

ذیل میں چند مکالمے دیے ہوئے ہیں۔ غور کیجیے کہ یہ مکالمے کن دو کرداروں کے درمیان، کب اور کہاں وقوع پذیر ہوئے اور اسی مناسبت سے انھیں پیش کیجیے۔ گروہ کے چند افراد پیشکش کریں اور چند پس پردہ موسیقی، پس منظر وغیرہ پر غور کریں۔

مکالمہ ۱ :

۱ : ”میرے ہی ساتھ یہ ہونا تھا!“

۲ : ”ایسا نہیں ہے۔ ہر شخص کو کبھی نہ کبھی اس تجربے سے گزرنا پڑتا ہے۔“

۱ : ”لیکن میری کوشش میں کیا کمی رہ گئی جو میرے ہاتھ نا اُمیدی لگی؟“

۲ : ”ہوا سو ہوا۔ تمھیں یہ سوچنا چاہیے کہ اس تجربے سے کیا سبق سیکھا جاسکتا ہے۔“

۱ : ”اس سے تکلیف کم ہوجائے گی کیا؟“

۲ : ”تکلیف تو کم نہیں ہوگی لیکن آئندہ تکلیف سے بچ جاؤ گے۔“

۱ : ”اب مجھے اس سب میں دوبارہ نہیں پڑنا۔“

۲ : ”اس طرح ہمت ہار دینے سے کچھ نہیں ہوگا۔ ذرا صبر کرو۔“

۱ : ”کہنا بہت آسان ہے۔“

۲ : ”تم صحیح کہتے ہو لیکن اس کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ ہے کیا؟“

۱ : ”ہم م م م... تم بھی کبھی اس طرح کے تجربے سے گزرے ہوں گے۔ تم نے کیا کیا تھا اس وقت؟“

۲ : ”میں نے دوبارہ نئے سرے سے کوشش کی۔ میں نے نا اُمیدی کو خود پر حاوی نہیں ہونے دیا اور میری رائے تو یہ ہے کہ تمھیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔“

۱ : ”ہاں۔ کوشش تو کرنی ہی چاہیے... ٹھیک ہے... دوبارہ نئے سرے سے شروع کرتے ہیں۔“

مکالمہ ۲ :

۱ : ”کیا وقت ہوا ہے؟“

۲ : ”۱۲:۰۰“

۱ : ”ابھی تک کیوں نہیں آئی؟“

۲ : ”ہاں... اسے اتنی دیر تو کبھی نہیں ہوتی۔

۱ : ”آج کل کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ برسات کے دن ہیں۔ دیر ہوتی ہی ہے۔“

۲ : ”ہم پچھلے دو گھنٹوں سے انتظار کر رہے ہیں۔ کیا ایسے ہی بیٹھے رہیں؟“

۱ : ”تھوڑی دیر اور ٹھہر جاتے ہیں۔ شاید آتی ہی ہوگی۔“

۲ : ”مجھے اب تشویش ہونے لگی ہے۔“

۱ : ”کسی سے پوچھیں کیا؟“

۲ : ”کس سے پوچھیں گے؟“

۱ : ”یہ بھی صحیح ہے۔“

۲ : ”وقت کی پابندی کیوں نہیں ہوسکتی۔ یہ تو اب ہمیشہ کی بات ہوگئی ہے۔“

۱ : ”ہاں۔ اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ اس کا آنا اچانک منسوخ ہوگیا۔“

۲ : ”پھر؟ کیا ہوا؟“

۱ : ”پھر کیا... ہم بیٹھے رہے انتظار کرتے ہوئے۔“

۲ : ”ہم کچھ کہتے نہیں ہیں نا... یہ اسی کا نتیجہ ہے۔“

۱ : ”ایک منٹ۔ آواز سنی؟ لگتا ہے وہ آ گئی ہے۔“

مکالمہ ۳

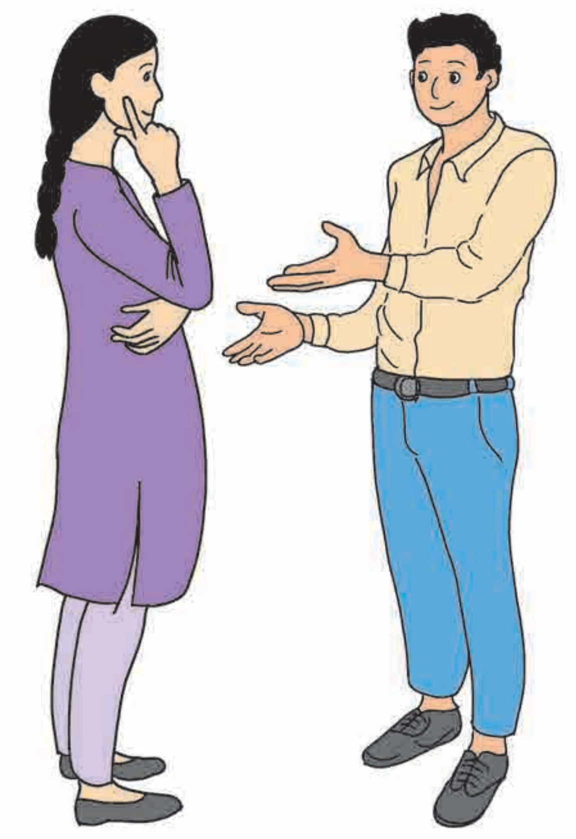

۱ : ''میں نے تمام تیاری کر لی ہے۔''
۲ : ''یہ کہاں رکھوں؟''
۱ : ''اس کونے میں رکھ دو۔''
۳ : ''اسے سیدھا رکھوں یا آڑا؟''
۱ : ''سیدھا ہی رکھو۔تنگی نہ ہو جائے۔''
۲ : ''یہ بقیہ پیسے۔کم پیسوں میں ملا ہے یہ سارا سامان۔''
۱ : ''خوب...ہمیں آئندہ کام آئیں گے۔''
۳ : ''چابیاں چاہیے تھیں۔کہاں ہوں گی؟''
۱ : ''چابیاں کیوں چاہئیں؟ میں کھول دیتی ہوں۔''
۳ : ''ٹھیک ہے۔ایسا ہی سہی۔بے کار بحث نہ ہو۔''
۱ : ''بحث کی بات نہیں ہے۔مجھ پر ذمے داری ہے۔''
۲ : ''ہم نے بھی کام ذمے داری کے ساتھ انجام دیا ہوتا۔''
۱ : ''یہ ہمارے عمل سے ظاہر ہونا چاہیے۔''
۳ : ''ٹھیک ہے۔لڑیے مت۔کام وقت پر ہو گیا تو...
۲ : ''ہم م م...''
۱ : ''باپ رے! وقت ہو گیا۔کام نپٹا یا نہیں؟''
۲ : ''ہاں، میں تیار ہوں۔''
۳ : ''میں بھی۔''

مکالمہ ۴

۱ : ''تمھارے ہاتھوں میں کیا ہے؟''
۲ : ''کہاں؟ کچھ بھی تو نہیں۔''
۱ : ''کچھ نہیں کیسے! پھر ہاتھ پیچھے کیوں چھپائے ہیں؟''
۲ : ''کہاں چھپائی ہے کچھ چیز؟ میں نے اپنے ہاتھ پشت پر باندھ رکھے ہیں۔''
۱ : ''پھر ہاتھ سامنے کیوں نہیں کرتے؟''
۲ : ''مجھ پر بھروسا نہیں ہے کیا؟''
۱ : ''چھپانے جیسا کچھ نہیں ہے نا؟ پھر ہاتھ سامنے کرنے میں کیا قباحت ہے؟''
۲ : ''میں نے کچھ نہیں چھپایا۔میں کیوں کروں؟''
۱ : ''یہ اچھا ہے۔پہلے خود چھپا چھپی کرو اور پھر شرافت کا ڈھونگ کرو۔''
۲ : ''اب بہت ہو گیا۔میں نے کہا نا کہ میں نے کچھ نہیں چھپایا۔''
۱ : ''نہیں نہیں۔مجھے ہی ایسا لگ رہا ہے۔''
۲ : ''لگ رہا ہوگا۔''
۱ : ''موضوع بدلنے کی ضرورت نہیں۔''
۲ : ''ہاتھ سامنے نہیں آئے تو مجھے ہی ادھر آنا ہوگا۔''
۱ : ''یہ کیا پاگل پن ہے۔''
۲ : ''نہیں۔اب چاہے کچھ ہو جائے۔مجھے ہی ادھر آنا پڑے گا۔''
۱ : نہیں نہیں، اے خدا!...مدد کر۔
۲ : ''باپ رے باپ! یہ کیا ہے؟ یہی دن دیکھنا باقی رہ گیا تھا!''

ہدایت کار کا کردار

اس سے قبل کی سرگرمی میں آپ نے مکالمے پڑھے ہیں۔ یہ مکالمے دراصل کوئی بھی کرداروں کے درمیان، کسی بھی جگہ مختلف حوالوں کے ساتھ ہو سکتے تھے۔ یہ مکالمے کن کرداروں کے درمیان اور کیوں ہو رہے ہیں؟ کردار کہاں ہیں اور کس زمانے سے تعلق رکھتے ہیں؟ اس کا فیصلہ آپ نے اپنے طور پر کیا اور ان مکالموں کو ادا کیا۔ اسی طرح جب کوئی کہانی یا ڈراما تحریری شکل میں ہوتا ہے تو اسے اسٹیج کرتے ہوئے تحریری ڈرامے کو معنی خیز بنانا، ہر مکالمے کے ذریعے کون سا جذباتی تاثر اُبھارنا متوقع ہے، اسی طرح واقعہ اسٹیج پر کیسے دِکھایا جائے، ڈرامے کے کردار کس طرح برتاؤ اور بات چیت کریں گے، کس منظر کو ہو بہو دِکھانا ہے، کس منظر میں کمی بیشی کرنا چاہیے، تبدیلی یا ترمیم کرنا چاہیے، ان امور سے متعلق فیصلہ لینا بہت اہم ہوتا ہے۔ اس کام کو ایک خاص شخص انجام دیتا ہے۔ اسے 'ہدایت کار' کہتے ہیں۔

نظامت

کیا آپ نے کسی پروگرام میں اسٹیج پر مائک کے سامنے بولنے کا تجربہ کیا ہے؟ مائک کے سامنے یا مائک ہاتھوں میں لے کر بات کرتے وقت آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟

آپ نے کئی مرتبہ ٹی وی پر یا بڑے اسٹیج پر کسی براہِ راست پروگرام میں درخواست کرتے ہوئے درخواست کنندہ کو دیکھا ہوگا۔ مقررہ لائحۂ عمل میں ایک پروگرام ختم ہونے کے بعد اس کے آگے کا پروگرام کون سا یہ ناظرین کو سمجھانا ضروری ہوتا ہے۔ اس تعلق سے جو درخواست کی جاتی ہے یا تمہید باندھی جاتی ہے اسے 'نظامت' کہتے ہیں اور نظامت کا یہ کام کرنے والے فرد کو ناظم کہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں نظامت بھی ایک پیشہ بن چکا ہے۔

تھوڑی سی تفریح

کاغذ کا گولا بنا کر اپنے منہ کے سامنے پکڑیے اور اپنا نام بتاتے ہوئے جماعت کے دوستوں /سہیلیوں اور اساتذہ کا استقبال کرتے ہوئے نظامت کا نمونہ جماعت میں پیش کیجیے۔

مثلاً ''آداب، میں نواز الدین اکبر، یہاں تشریف فرما تمام حضرات کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کرتا ہوں۔''

رقص

رقص فنونِ لطیفہ کی ایسی قسم ہے جس میں منتخب کردہ خوب صورت حرکات و سکنات بالترتیب اور لَے سے معمور طریقے سے کسی مقصد کے اظہار کے لیے کی جاتی ہیں۔ ہم یہ بات گزشتہ برس معلوم کر چکے ہیں۔ اس برس ہم رقص کے چند اجزا اور باریکیاں سیکھیں گے۔

روزمرہ زندگی کا رقص سے تعلق

ذرا یاد کیجیے۔ آپ کی روزمرہ زندگی میں رقص یا رقص جیسی حرکات وسکنات سے آپ کا واسطہ پڑتا ہے کیا؟ کب؟ کرکٹ کا میچ جیتنے پر اظہارِ مسرت کے لیے کھلاڑی ناچتے ہیں۔ جلوس میں لوگ ناچتے ہیں۔

رقص فلموں کا ایک لازمی جز ہوتا ہے۔ کسی تقریب میں خوب صورت رقص پیش کیا جاتا ہے، کوئی گانا سنتے ہوئے ہم پیروں کی تھاپ سے تال دینا شروع کردیتے ہیں، چھوٹے بچے کے کھلونے میں چابی بھرنے پر وہ کھلونا ناچنے لگتا ہے۔ کیا آپ اس فہرست میں اضافہ کرسکتے ہیں؟ فہرست کو دیکھتے ہوئے اپنی زندگی میں آپ رقص کو کیا مقام دیتے ہیں، اس سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

ہم رقص کیوں کرتے ہیں؟

انسانی زندگی میں رقص کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ زمانۂ قدیم ہی سے انسانی ثقافت میں رقص کی شمولیت نظر آتی ہے۔ پھر چاہے وہ اسپین میں زمانۂ قدیم کی تصاویر ہوں یا مدھیہ پردیش کے بھیم بیٹکا کے غاروں میں کندہ تصاویر۔ اس زمانے کی طرزِ زندگی میں رقص کی اہمیت اور اس کے مقام کا پتا چلتا ہے۔

اسی طرح چھٹی صدی میں کرناٹک کے بدامی کے مندروں اور ایلورا کے غاروں میں بھی نٹراج (رقص کرنے والا شیو) کا مجسمہ موجود ہے۔ اسی کے ذریعے ہندوستانی تہذیب میں رقص کے مقام اور اہمیت پر روشنی پڑتی ہے۔

چند محققین کا ماننا ہے کہ رقص کرنے والے قبائل میں اسی مناسبت سے مل جل کر رہنے اور سماجی بھائی چارے کا رجحان پروان چڑھا جس کا فائدہ انھیں ناموافق حالات میں بھی ساتھ مل کر رہنے میں ہوا۔ اسی وجہ سے رقص کرنے والے قبائل برفانی عہد میں بھی زندہ رہ پائے۔ لہٰذا آج رقص و نغمے کی روایت ہمیں دنیا بھر میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

کچھ محققین ایسے بھی ہیں جن کا ماننا ہے کہ ہمارے دماغ کے چند انبساطی مراکز ایک لَے اور تال کے ساتھ ہونے والی حرکات وسکنات کے ساتھ متحرک ہوتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ دوسروں کے ذریعے لَے اور تال کے ساتھ ہونے والی حرکات وسکنات کو دیکھنے پر بھی ہمارے انبساطی مراکز متحرک ہوتے ہیں اور ہم لطف اندوز ہوتے ہیں۔

تاریخ کے مطالعے سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ رقص مختلف مواقع پر کیا جاتا تھا۔ زبانوں کے فروغ پانے سے قبل مرد و زن ایک دوسرے کی توجہ اپنی جانب مبذول کرنے کے لیے رقص کا استعمال کرتے تھے۔ زمانۂ قدیم میں جنگوں کے موقع پر بھی رقص کیا جاتا تھا۔ جنگجوؤں میں جوش و خروش اور شجاعت و حوصلہ بھرنے کے لیے رقص کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اسی طرح جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد تقریبِ مسرت کے انعقاد کے موقع پر بھی رقص کیا جاتا تھا۔

اسی طرح اچھی فصل کے لیے اور فصل اچھی ہونے کے بعد بھی دیوی دیوتا کا شکر ادا کرنے کے طور پر رقص کیا جاتا تھا۔ پنجاب میں بھانگڑا اور گِڈا ایسے ہی موقع پر پیش کیے جانے والے رقص ہیں۔ دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے رقص کرنے کی روایات بھی پائی جاتی ہیں۔

عوامی رقص کی چند اقسام

ہم نے نویں جماعت میں بھارتی کلاسیکی رقص کی اقسام کا مطالعہ کیا۔ اس برس ہم مہاراشٹر کے عوامی رقص کی چند اقسام کا مطالعہ کریں گے۔

عوامی رقص سے مراد مخصوص طبقے کے لوگوں کا کسی خاص موقع پر جمع ہو کر رقص کرنا ہے۔ آئیے، رقص کی چند قسموں کا مطالعہ کریں۔

بالیا رقص یا جاکھڑی - رقص :

علاقہ : کوکن اور ممبئی

یہ رقص عام طور پر شراون مہینے سے لے کر دیوالی کے آخر تک کے عرصے میں پیش کیا جاتا ہے کیونکہ اس عرصے میں کئی تہوار اور تقریبات منائی جاتی ہیں۔ پونہ، ممبئی اور ناشک جیسے مقامات پر گنیش وِسرجن کے موقع پر بھی یہ رقص دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ رقص عام طور پر دائروی ہوتا ہے۔ ایک دو گلوکار، سازندے اور کورَس دائرے کے بیچ میں بیٹھتے ہیں۔ ان کے اردگرد رقص کرنے والے ہوتے ہیں۔

رقاصوں کے ایک پاؤں میں گھنگھرو (چال) بندھے ہوتے ہیں۔ ایک پاؤں پر زور دے کر رقص کرنا اس رقص کی خصوصیت ہے۔

ادی واسی رقص

ادی واسی رقص - بِھل، کورکو، ٹھاکر، وارلی، کاتکری، گونڈ وغیرہ ادی واسی قبائل تہواروں، تقریبات اور غم کے موقع پر بھی مختلف قسم کے

رقص کرتے ہیں۔ یہ رقص مختلف سازوں کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ مثلاً ڈھول رقص، تمبوری رقص، تارپا - رقص وغیرہ۔ ادی واسی لوگ یہ رقص دائروی شکل میں گھوم کر آہستہ روی سے یا تیز رفتاری سے کرتے ہیں۔ بِھل قبیلے میں میّت کے وقت کیے جانے والے رقص کی ایک قسم 'واری گھالنا' ہے۔

تارپا - رقص

ادی واسی سماج میں تہواروں اور تقریبات نیز خوشی کے موقع پر ایک دلکش رقص کیا جاتا ہے جسے تارپا - رقص کہا جاتا ہے۔ وارلی سماج فنون کا شوقین ہے۔ تہوار پسند ہے۔ جس طرح وارلی مصوری مشہور ہے اسی طرح اس سماج کا تارپا-رقص بھی مشہور ہے۔ خوشی یا شادی کے موقع پر تارپا-رقص تو کیا ہی جاتا ہے، اس کے علاوہ پہاڑی زمینوں میں جب فصل اُگائی جاتی ہے، خصوصی طور پر جب چاول یا ناچنی کی بوائی ہوتی ہے اس وقت تارپا-رقص تقریب منعقد کی جاتی ہے۔

دھنگری گاجا

یہ رقص دھنگر سماج میں کیا جاتا ہے۔ دھنگر سماج کا رشتہ فطرت سے زیادہ مضبوط ہونے کی وجہ سے اس کے اکثر گانے فطرت سے متعلق ہوتے ہیں۔ ان کے کچھ گانے ان کے دیوتا کی ولادت کی کہانی سے بھی جڑے ہوتے ہیں۔ یہ رقص ڈھول کی تال پر کیا جاتا ہے۔

کولی رقص

یہ کولی لوگوں کا پسندیدہ رقص ہے۔ تہوار و تقریبات اور شادی کے موقعوں پر کولی مرد و زن گروہی طور پر ناچتے ہیں۔ کولی رقص میں تال اور تھاپ پر تھرکنا دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کولی گیت بھی مہاراشٹر میں یکساں طور پر مقبول ہیں۔

لیزم

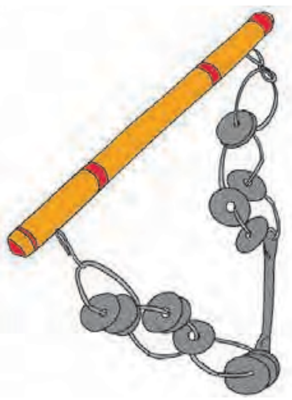

یہ رزمیہ طرز کا رقص ہے۔ جلسہ، جلوس، یاترا وغیرہ مقامات پر لیزم رقص کیا جاتا ہے۔ ڈھول، گھمکے اور ہلگی کی تال پر یہ رقص پیش کیا جاتا ہے۔ لیزم میں مختلف طرز ہوتی ہیں۔ اس میں مخصوص لے بند حرکات ہوتی ہیں۔ اسے کسرت یا ورزش کی قسم کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ چند اسکولوں میں جسمانی تعلیم میں رقص کی اس قسم کو شامل کیا جاتا ہے۔

عوامی رقص اور کلاسیکی رقص کے درمیان فرق

گزشتہ برس ہم نے کلاسیکی رقص کی معلومات حاصل کی اور اس سال ہم نے عوامی رقص کے بارے میں پڑھا۔ کیا آپ کو ان دونوں کے درمیان کوئی فرق محسوس ہوتا ہے؟ اگر ہاں تو وہ فرق کیا ہے؟

طلبہ کو گزشتہ سال کی کتاب کے حوالے سے فرق کے تعلق سے خود ہی غور و فکر کرنے کی ترغیب دیں۔
دونوں رقصوں پر درج ذیل نکات کی مدد سے غور و فکر کریں۔
ماخذ، اُصول، معاشرے میں مقام، حاصل ہونے والی شاہی سرپرستی وغیرہ۔ اس تعلق سے مزید معلومات انٹرنیٹ پر تلاش کی جاسکتی ہیں۔

گزشتہ برس ہم نے دیکھا کہ رقص میں تاثرات اور جسم کی لے بند حرکات وسکنات رقص کے دو اہم حصے ہیں۔ لیکن ان دونوں کو بہ آسانی انجام دینے کے لیے اپنے دل سے تذبذب اور خوف کو دور کرنا نہایت اہم ہوتا ہے۔ اپنے جسم اور جسمانی حرکات پر قابو پانے کے لیے درج ذیل سرگرمیاں مفید ہوسکتی ہیں۔

رقص میں تاثرات

اپنے چہرے سے مناسب جذبات کا اظہار کرنے کے لیے چہرے کے عضلات پر قابو پانا نہایت اہم ہوتا ہے۔ درج ذیل چند حرکات کر کے دیکھیے۔

- دونوں بھنوؤں کو اُٹھانا۔
- ایک بھنوں کو اُٹھانا۔
- پیشانی پر تیڑھی شکنیں لانا (حیرت کے اظہار کے لیے)۔
- پیشانی پر سیدھی شکنیں لانا (چڑچڑاہٹ کے اظہار کے لیے)۔
- نتھنے پھلانا۔
- آنکھیں دونوں جانب، اوپر نیچے اور گول گھمانا۔
- آنکھیں پھیلانا۔
- منہ بگاڑنا۔

بازو میں دیے ہوئے چہرے کے اُتار چڑھاؤ کی مشق طلبہ سے کروائیں۔ اس کے بعد دو دو طلبہ کے گروہ بنائیں۔ ہر گروہ کا ایک فرد چہرے پر اُتار چڑھاؤ پیدا کرے اور دوسرا اس کی نقل کرے۔ پھر دوسرا اُتار چڑھاؤ پیدا کرے اور پہلا اس کی نقل کرے۔

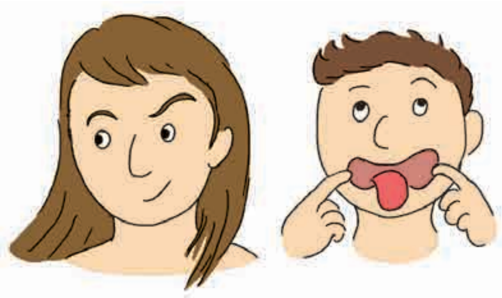

تھوڑی سی تفریح

چند طلبہ یکے بعد دیگر سامنے آ کر درج ذیل جذبات کو صرف چہرے کے تاثرات کے ذریعے ظاہر کریں۔ دوسرے طلبہ اپنی بیاض میں درج کریں کہ چہرے کے اُتار چڑھاؤ یا تاثرات پیدا کرتے وقت چہرے کے کون سے عضلات کو حرکت دی گئی۔

غصہ، نفرت، رحم، محبت، مسرت، غم، جسمانی تکلیف، ہمدردی، حقارت، خوف، حیرت، تجسّس وغیرہ۔

رقص کی لے بند حرکات

مغربی طرزِ رقص میں حرکات کے تین اہم حصے مانے جاتے ہیں:

- جگہ (خلا)
- دورانیہ (وقت)
- جوش (ولولہ)

جگہ (خلا)

رقص میں حرکات وسکنات کے دوران جگہ کا استعمال کس طرح کیا جاتا ہے، رقص کے لیے دستیاب جگہ کو رقاص لے بند حرکات و سکنات کے لیے جس طرح استعمال کرتا ہے اس سے رقص کے حسن میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔

عمل کیجیے۔

- طلبہ اپنے جسم کو مختلف شکلوں میں حرکت دے کر دیکھیں۔ (دائرہ، مثلث، مستطیل)۔ ایک ایک کر کے یا تین چار طلبہ کا گروہ بھی یہ کام انجام دے سکتا ہے۔
- مختلف اونچائیوں کی جست لگا کر زمین پر بیٹھنا۔
- جسم کو موڑنا (آگے، پیچھے، دائیں بائیں، ترچھا، دائروی)
- ہاتھوں اور پیروں کو حرکت دے کر مختلف قسم کی حرکات انجام دیتے ہوئے دستیاب جگہ میں ادھر ادھر گھومنا۔

کسی وسیع اور کھلی جگہ، میدان یا ہال میں درج ذیل سرگرمیاں کروائی جائیں۔ ہر طالب علم کو سرگرمی میں شریک ہونے کی ترغیب دیں۔ انھیں اپنی حرکات و سکنات منتخب کرنے کی اجازت دیں۔ ایک وقت میں ایک ہی طالب علم یا گروہ سے یہ سرگرمی کروائی جائے تا کہ بد نظمی نہ ہو۔

دورانیہ (وقت)

رقص کی حرکات وسکنات کتنی آہستہ یا تیز ہوتی ہیں یا کس تھاپ پر ہوتی ہیں یہ بات بھی رقص کی خوب صورتی، تنوع، معنی خیزی میں اضافہ کرتی ہے۔

عمل کیجیے۔

- طلبہ ایک مخصوص حرکت نہایت سست روی، اوسط سست روی، اوسط تیز روی سے اور پھر نہایت تیز روی کے ساتھ کر کے دیکھیں۔
- اب درج بالا تمام امور ایک کونے سے دوسرے کونے تک جاتے ہوئے کر کے دیکھیں۔

جوش وخروش سے لبریز موسیقی بجائی جائے۔ ہر طالب علم کو سرگرمی میں شرکت کی ترغیب دیں۔ خود اپنی حرکات وسکنات کے انتخاب کی آزادی دیں۔ ایک وقت میں ایک طالب علم یا ایک گروہ اس سرگرمی کو انجام دے تاکہ بدنظمی نہ ہو۔

جوش (ولولہ)

رقص کی حرکات وسکنات ضرورت کے مطابق کتنے جوش وخروش سے یا کتنی نزاکت سے کی جاتی ہیں، یہ بات رقص کی خوب صورتی، تنوع، معنی خیزی میں اضافہ کرتی ہے۔

عمل کیجیے۔

- طلبہ ایک مخصوص حرکت کو نہایت جوش وخروش کے ساتھ اور پھر سست روی سے انجام دیں۔
- اب درج بالا اُمور ایک کونے سے دوسرے کونے تک جاتے ہوئے کر کے دیکھیں۔

جوش وخروش سے لبریز موسیقی بجائی جائے۔ ہر طالب علم کو سرگرمی میں شرکت کی ترغیب دیں۔ خود اپنی حرکات وسکنات کے انتخاب کی آزادی انھیں دیں۔ ایک وقت میں ایک طالب علم یا ایک گروہ اس سرگرمی کو انجام دے تاکہ بدنظمی نہ ہو۔

آیئے، عمل میں لائیں۔

دی ہوئی موسیقی پر جگہ، دورانیہ اور جوش؛ ان تینوں کا خیال کرتے ہوئے ایک رقص تیار کیجیے اور اسے پیش کیجیے۔ دوسروں کی پیشکش کو دیکھیے۔ پیشکش کے بعد ہر گروہ کی پیشکش کے بارے میں درج ذیل نکات کی بنیاد پر گفتگو کیجیے۔

- کیا رقص موسیقی سے ہم آہنگ تھا؟
- کیا حرکات وسکنات کی رفتار موسیقی سے ہم آہنگ تھی؟
- کیا حرکات وسکنات موسیقی کے لحاظ سے پرجوش یا آہستہ رو تھیں؟
- کیا حرکات وسکنات کے لیے دستیاب جگہ کا مناسب استعمال کیا گیا؟

۶ - ۵ طلبہ کے گروہ بنائیں۔ ایک گروہ دوسرے گروہ کے لیے کسی مخصوص موسیقی منتخب کرے۔ دوسرا گروہ موسیقی سن کر دستیاب جگہ کے مناسب استعمال، حرکات و سکنات کا انتخاب، تنوع، حرکات وسکنات کی رفتار کیسی ہو، اس میں کتنا تنوع ہو، وہ پرجوش ہوں یا آہستہ رو جیسے نکات کی مناسبت سے رقص کی ہدایت کاری کرے۔

تھوڑی سی تفریح

گزشتہ سال بھر آپ کی پسندیدہ موسیقی کون سی تھی؟ یہ موسیقی آپ کو کیوں پسند تھی؟ درج ذیل نکات کی مدد سے گفتگو کیجیے۔

۱۔ سُر
۲۔ گلوکاری
۳۔ بجائے گئے ساز
۴۔ تال (ٹھیکا)
۵۔ گانے کے بول (گانا)

جماعت میں طلبہ کے ساتھ گفتگو کریں۔ طلبہ کے ذریعے بتائے ہوئے موسیقی کی ہر قسم کے بارے میں درج نکات کی مدد سے بات چیت کریں۔

نویں جماعت میں ہم نے موسیقی کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کی۔ اس سال ہم بھارتی تال، ساز اور گیتوں کی اقسام کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔

بھارتی ساز

بھارتی سازوں کی چار اقسام ہیں۔

۱۔ تار والے ساز

جن سازوں میں تاروں کی مدد سے سُر پیدا ہوتے ہیں انھیں تار والے ساز کہتے ہیں۔ ان کی بھی دو قسمیں ہیں : تار بند ساز اور مضراب بند ساز۔

تار بند ساز : ان سازوں میں تاروں کو کسی دوسری شے سے یا ہاتھوں سے حرکت دی جاتی ہے۔ مثلاً وینا، ستار، تمبورا، سرود وغیرہ۔

مضراب بند ساز : ان سازوں میں تاروں کو چھڑی کی مدد سے حرکت دی جاتی ہے۔ مثلاً سارنگی، وائیولن وغیرہ۔

۲۔ ساز بدم

جو ساز پھونک یا ہوا کے ذریعے بجائے جاتے ہیں انھیں ساز بدم کہتے ہیں۔ مثلاً بانسری، ہارمونیم، شہنائی وغیرہ۔

۳۔ جِلد بند ساز

اس قسم کے سازوں میں چمڑا مڑھے ہوئے ساز شامل ہیں۔ مثلاً طبلہ، مردنگ، ڈھولک، ڈمرو وغیرہ۔

۴۔ ضربی ساز

ان سازوں میں ضرب لگانے کی وجہ سے سُر پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً جل ترنگ، جھانجھ، پیانو وغیرہ۔

تھوڑی سی تفریح

۵ مختلف اقسام کے گانے سنیے۔ کیا آپ پہچان سکیں گے کہ ان گانوں میں کون کون سے سازوں کا استعمال کیا گیا ہے؟ اگر آپ یہ کر سکیں تو کیا آپ ان میں استعمال کیے ہوئے سازوں کے نام بتا پائیں گے؟

جماعت میں طلبہ کے ساتھ گفتگو کریں۔ ہر گانے میں استعمال کیے گئے سازوں کو پہچاننے اور ان کے نام بتانے میں طلبہ کی مدد کریں۔ ہوسکتا ہے طلبہ تمام سازوں کے نام نہ بتا پائیں۔ تب استاد ان کی رہنمائی کرے۔

جغرافیائی خطوں کے لحاظ سے مروّج ساز

بھارت تنوع سے بھرپور ملک ہے۔ ہر ریاست کی اپنی ثقافت ہے۔اس لحاظ سے ہر ریاست اور علاقے کی اپنی مخصوص روایتی موسیقی ہے۔ اس روایتی موسیقی کے لیے استعمال کیے جانے والے ساز بھی مخصوص نوعیت کے حامل ہیں۔مثلاً مہاراشٹر کے لاوَنی گیت میں ڈھولک کی تھاپ کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔جنوبی ہند کی موسیقی میں مردنگ یا گھٹم کو اہم مقام حاصل ہے۔ راجستھانی موسیقی میں سارنگی اور الگوزا نامی بانسری کا خصوصی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اسی طرح کیا آپ دیگر علاقوں میں استعمال کیے جانے والے سازوں کے بارے میں کچھ معلومات دے سکیں گے؟

طلبہ کے گروہ بنائیے۔ ہر گروہ کو ایک ایک علاقہ تفویض کریں۔ انھیں متعلقہ علاقے کی موسیقی سننے کا موقع اور وسائل فراہم کریں۔ ہر گروہ گانا سننے کے بعد اس میں استعمال کیے گئے اہم سازوں کے بارے میں گفتگو کرے۔

تھوڑی سی تفریح

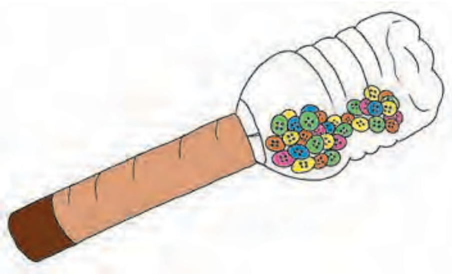

خود کا ساز تیار کرنا

کیا آپ اپنے آس پاس کی اشیا مثلاً ڈبے، بوتلیں، تار، ربر وغیرہ کا استعمال کرکے کوئی ساز تیار کرسکتے ہیں؟ ان سے ایک میٹھا سُر نکلے یہی بات اہم ہے۔

آرکیسٹرا تیار کرنا

اپنے تیار کردہ ساز کا استعمال کرتے ہوئے ایک آرکیسٹرا تیار کیجیے اوراس پر ایک گانے کی دھن بنائیے۔

طلبہ کو ان کی خواہش کے مطابق گروہ میں یا اکیلے کام کرنے دیں۔ ہر گروہ آگے آکر اپنے بنائے ہوئے ساز کو عملاً پیش کرے۔

طلبہ کے گروہ بنائیے۔ ہر گروہ سے ایک گانا 'موسیقی بند' کرنا متوقع ہے۔اس گانے کو کسی تقریب یا اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

گیت (نغمے)

کلاسیکی موسیقی میں جو نغمے گائے جاتے ہیں انھیں گیت کہا جاتا ہے۔ راگوں میں گیتوں کی مختلف اقسام رائج ہیں۔ان گیتوں کو سمجھنے سے قبل ان سے متعلق قدیم ماہرینِ موسیقی نے جو کہا ہے، اس پر غور کیجیے۔ چونکہ گانوں کا بنیادی مقصد لطف اندوزی ہے اس لیے گانوں میں بھی یہ خوبی ہونی چاہیے۔اس مناسبت سے قدیم موسیقی کی کتاب میں مثالی گیت کی علامات سے متعلق ایک اشلوک پایا جاتا ہے۔

सुस्वरम्, सुरसम् चैव, मधुरम् मधुराक्षरम्
सालंकारम् प्रमाणं च षडवर्यम् गीतलक्षणम्

یعنی گیت میں درج ذیل چھے علامتیں ہونی چاہئیں: عمدہ سروں والا، مناسب جذبات کی عکاسی کرنے والا، مدھر الفاظ سے پُر، شیریں راگ سے بھرپور اور مناسب لے سے ترتیب دیا ہوا۔

ذرا سوچیے۔

- آپ نے جو گیت سنے ہیں ان میں سے کون سے تین گیت درج بالا معیار پر پورے اُترتے ہیں؟
- قدیم زمانے کی موسیقی اور موجودہ زمانے کی موسیقی میں آپ کیا فرق محسوس کرتے ہیں؟

قدر پیمائی (اوزان ٪۲۰)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
ڈراما مکالموں کو معنویت دینا	مناسب معنویت دے کر اس کے مطابق آواز، جسمانی حرکات وغیرہ کا استعمال کیا۔	مناسب معنویت دی لیکن آواز اور جسمانی حرکات کا مناسب استعمال نہیں کیا۔	بغیر کسی معنویت کے محض جملے ادا کیے۔	
موسیقی ساز تیار کرنا	سُر پیدا کرنے والے ساز تیار کیے۔ ساز تیار کرنے میں تخلیقیت نظر آئی۔	ساز تیار کیے لیکن ان سے نکلنے والی آواز سریلی نہیں تھی۔	ساز تیار کیا ہی نہیں۔	
رقص رقص کی پیشکش	سبق میں دیے ہوئے نکات کی بنیاد پر جوش، دورانیہ اور جگہ کا مناسب استعمال کرتے ہوئے رقص پیش کیا۔	تین میں سے دو نکات کی مدد سے پیشکش کی۔	ایک آدھ نکتے کا استعمال کرتے ہوئے محض سرگرمی مکمل کی۔	

F6T7NP

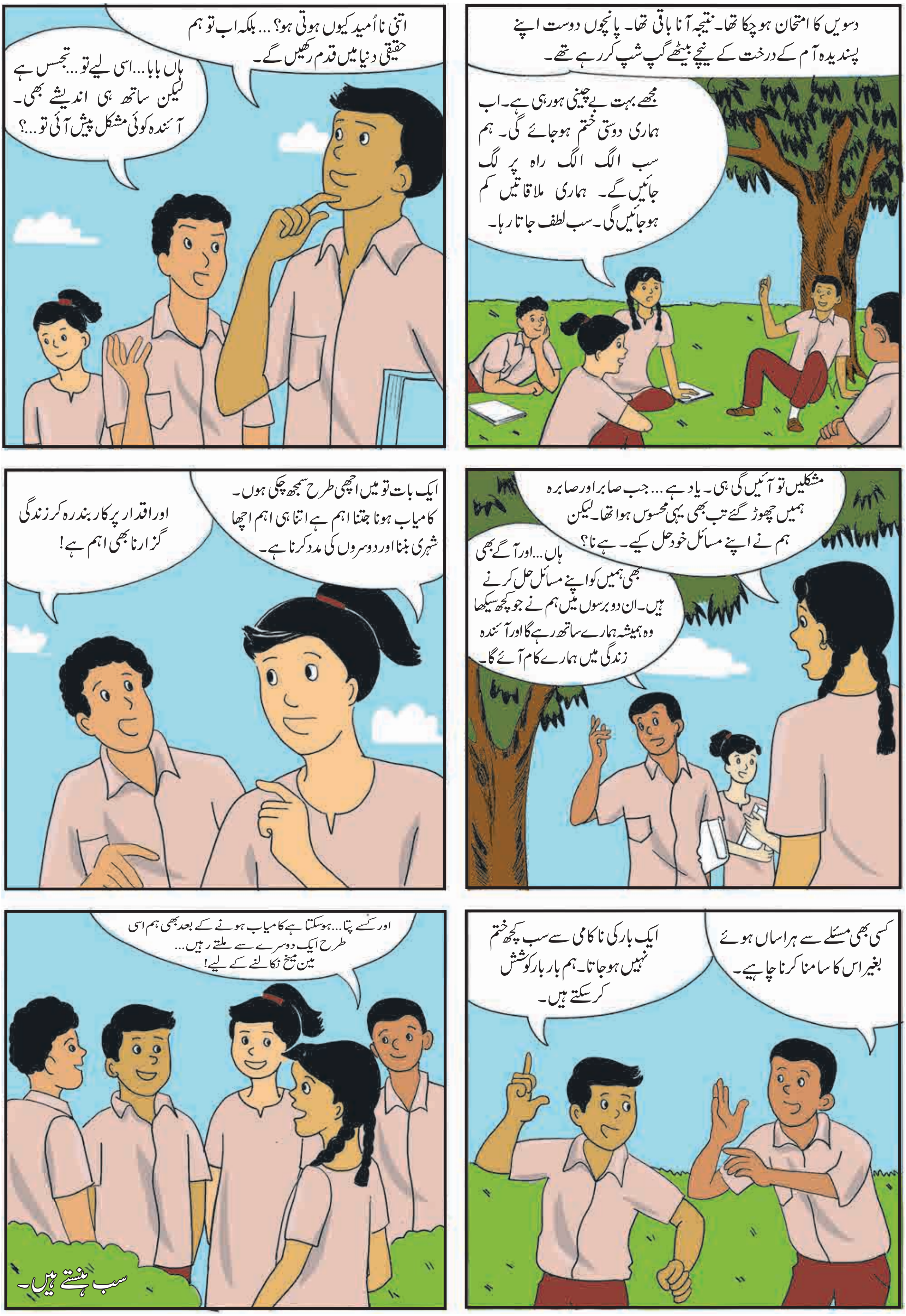
دسویں کا امتحان ہو چکا تھا۔ نتیجہ آنا باقی تھا۔ پانچوں دوست اپنے پسندیدہ آم کے درخت کے نیچے بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے۔
مجھے بہت بے چینی ہو رہی ہے۔ اب ہماری دوستی ختم ہو جائے گی۔ ہم سب الگ الگ راہ پر لگ جائیں گے۔ ہماری ملاقاتیں کم ہو جائیں گی۔ سب لطف جاتا رہا۔
اتنی نا اُمید کیوں ہوتی ہو؟... بلکہ اب تو ہم حقیقی دنیا میں قدم رکھیں گے۔
ہاں بابا... اسی لیے تو... تجسس ہے لیکن ساتھ ہی اندیشے بھی۔ آئندہ کوئی مشکل پیش آئی تو...؟
مشکلیں تو آئیں گی ہی۔ یاد ہے... جب صابر اور صابرہ ہمیں چھوڑ گئے تب بھی یہی محسوس ہوا تھا۔ لیکن ہم نے اپنے مسائل خود حل کیے۔ ہے نا؟
ہاں... اور آگے بھی ہمیں کو اپنے مسائل حل کرنے ہیں۔ ان دو برسوں میں ہم نے جو کچھ سیکھا وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا اور آئندہ زندگی میں ہمارے کام آئے گا۔
ایک بات تو میں اچھی طرح سمجھ چکی ہوں۔ کامیاب ہونا جتنا اہم ہے اتنا ہی اہم اچھا شہری بننا اور دوسروں کی مدد کرنا ہے۔
اور اقدار پر کاربند رہ کر زندگی گزارنا بھی اہم ہے!
کسی بھی مسئلے سے ہراساں ہوئے بغیر اس کا سامنا کرنا چاہیے۔
ایک بار کی ناکامی سے سب کچھ ختم نہیں ہو جاتا۔ ہم بار بار کوشش کر سکتے ہیں۔
اور کسے پتا... ہوسکتا ہے کامیاب ہونے کے بعد بھی ہم اسی طرح ایک دوسرے سے ملتے رہیں... مین میخ نکالنے کے لیے!
سب ہنستے ہیں۔

حوالے

۱۔ اشکال - آبھا بھاگوت

۲۔ کلاسیکی موسیقی کا تعارف - آنند ایم۔گوڈ سے

۳۔ کلاسیکی موسیقی - ڈاکٹر وسنت راؤ راجو پادھیے

۴۔ سنگیت وِشارد - وسنت

۵۔ ۲۱ ویں صدی میں زندگی کی مہارتوں پر تحقیق اور فروغ (مراٹھی) - شیامچی آئی فاؤنڈیشن

۶۔ دیوناگری تصاویر - وشنو پنت چنچالکر گروجی

۷۔ Discipline without tears - Rudolf Dreikurs

۸۔ Positive Discipline - Jane Nelson

۹۔ Superiority and Social Interest - Alfred Adler

حوالہ جاتی ویب سائٹس

1. www.safindia.org
2. http://mahacareermitra.in
3. http://ccrtindia.gov.in
4. http://ncert.nic.in
5. https://www.hindustantimes.com
6. https://www.elementsofdance.org
7. http://centurydancesport.com
8. http://www.nationalartsstandards.org
9. https://www.slideshare.net
10. www.marathiworld.com
11. http://majhamaharashtra.net
12. http://ketkardnyankosh.com

کتاب میں درج چند تصویریں تعلیمی ضرورت کے تحت انٹرنیٹ سے اخذ کی گئی ہیں۔

***

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

स्व–विकास व कलारसास्वाद इयत्ता दहावी (उर्दू)

₹ 63.00